لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

الحمد للہ کہ در ایام میمنت فرجام کتاب لاجواب من تصنیفات جناب مستطاب [illegible]

مسمّی بہ

نصر المومنین

در جواب

ہدایۃ المومنین

بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج در ماہ دسمبر ۱۸۹۵ عیسوی

در مطبع فیض منبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من الباکین علی مصاب من بکت علیہ السماء والارض والملئکۃ المقربون وشہدت بعظمتہا الناطقون [illegible] والصلوٰۃ علی صاحب ذلک العزاء محمد سید الانبیاء وعلی اوصیائہ الشہداء ہم الائمۃ المعصومون اما بعد واضح ہو کہ در بنولا ایک رسالہ ہندیہ مسمی بہدایۃ المومنین مشعر عدم جواز تعزیہ داری و منع گریہ وزاری کا مصائب امام حسین علیہ السلام پر نظر قاصر سے گذرا جسکے دیکھنے اور غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مولف رسالہ مذکور نے ازراہ فریب و فساد کہ طینت ارباب تعصب و عناد ہے عجب طرح کی سقیفہ سازی اور شعبدہ بازی ابتداء رسالہ میں کی ہے یعنے عنوان رسالہ میں بدعات و عادات جملہ مخلوقات پر عموماً اعتراض شروع کیا بالتخصیص کسی مذہب معین کا نام نہیں لیا تاکہ ناظرین سادہ لوح یہ سمجھیں کہ بیچارہ مولف بلا تعصب و اکراہ حسبۃ للہ محض ازراہ دردِ دین نصیحت غافلین محدثات جمیع فرق اسلامیہ پر عموماً طعنہ زن ہے کسی خاص فرقہ سے روی خطاب اور تعصب و عتاب نہیں رکھتا لیکن چونکہ خبث باطن فلتہ لسان سے

ظاہر ہو جاتا ہے بعد چند سطور ہندی یہہ تحریر کی تمام ہے اور خاص شیعون ہی پر عنایت
اور توجہ بنہایت اور تہجین و توہین شعائر ایمان و اسلام ہے مین بکمال مبالغہ و اہتمام
ہے کہ قبائح عقلیہ و نقلیہ و شرعیہ و عرفیہ سب خاص مصائب مظلوم کربلا پر رونے
رولانے نقل تربت و ضریح مقدس بنانے مین بیان کی گئی اور تعزیہ داری ہی
العیاذ باللہ جملہ گناہونکی علت قرار دیگئی حضرات متقلدین اہلسنت مین قبح اعتقاد
تعصب سخت تعجب ہے مگر یہہ حضرت شاید فرقہ مستحدثہ وہابیہ سے ہین اور یہی
وجہ ہے کہ میلاد شریف کا ذکر رد ایا تسلیما کہین نہین کیا ورنہ قلعی کہلجاتی المختصر
ہم اسی فکر و تردد مین تہے کہ دیکہتے دیکہتے نام نامی حضرت مولف بسلب شرف
سیادت و اضافت نسبت سکونت اولاد حسن قنوجی نظر آیا عجیب سجدہ
شکر بجا لایا کہ میرا تصور مقرون بتصدیق اور امر وہابیت مولف تحقیق ہوا
یہہ حضرت بہی وہابی بگڑے ہوے وہابی ہین سے خوب جانے ہوئے ہین مجہنے حمامے والی
انکی تسبیحین گندہ و نکوہیدہ بدنام کرین انکی مختصر کیفیت یہہ ہے کہ یہہ سیادت
بخاریہ قنوج مین شامل اور محبیب کے طریقہ مذہبی سے خارج سلسلہ نسبی مین داخل
ہین یعنے جو قرابت ابوجہل کو حضرت پیغمبر صلعم سے تہی وہی حضرت مولف کو محبیب اقرب
سے ہے انکے والدین ماجدین بلکہ اوائل مین یہہ خود شیعہ مذہب تہے پہر بغرض
تحصیل علم دہلی جاکر جو بگڑے تو بگڑتے ہی چلے گئے اسقدر درپے سرتابی ہوئے
یعنے شیعہ سے سُنی سُنی سے وہابی ہوے پہر احمد پیرزادہ بریلوی اور اونکے مصاحبین
عبد الحی و اسماعیل دہلوی کی صحبت و ارادت مین جو جٹے اور زیادہ ہو گئے اونکی
معیت مین سکہون کے ساتہ آمادہ جہاد ہوئے مگر جب کڑی پڑی اور پیرزادہ صاحب
مع دیگر مجوبا کام آ گئے ہمارے حضرت پہرتے پہراتے ٹہوکرین کہاتے بکمال خفت و ندامت
صحیح و سلامت گہر تشریف لائے بعد خرابی بصرہ یہہ سوجہی کہ مقابلہ تیغ و سنان مین

جان کا خطرہ ہے دہانی جمع خرچ بلا ضرر ہے لہذا اپنی وہابیت اور قابلیت جتانیکو
اس قسم کے رسائل مہملہ لکہنے شروع کیے اور یہہ رسالہ خاص ممانعت تعزیہ داری
مین تحریر کیا ہے اور بناء بجذا اوسکو بدعت وضلالت قرار دیا ہی ہرچند جواب
اسکا بعض افاضل نے بزبان فارسی لکہا ہے مگر چونکہ حضرت مولف غیر مالوف عشیرہ
راقم الحروف سے ہین لہذا ابفاد کریمہ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ بہ نسبت اور وجوہ کے
یہہ کمترین اونکی ہدایت اور خدمت کیواسطے لائق تر ہے پس اگر سخت زبانی مولف
لاثانی کا جواب بمقتضاء حمیت وحمایت دین اثنا عشری بشر کی ہو تو نزد اہل انصاف
یہہ عذر مجیب مقبول ہوگا لیکن مہما امکن جسطرح مجیب اول نے لعنت وتہذیب
سے بقدر مقدور درگذر رہین کی انشاء اللہ مخیف بہی بچواسے کریمہ وَقُولُوا لَهُ قَوْلًا
لَيِّنًا ہرگز لینت قول سے نہ عدول ہوگا لیکن انہین حضرات کے بعض کلمات طیبات
کی تصریح وتوضیح مین اگر کچہہ دال مین کالا ہو تو وہ انہین کی بے تہذیبی ہی مجیب مجبور
ہے اور اوسکے بیانمین بے قصور ہے اور چونکہ اس رسالہ مین ابتدا سے انتہا تک
ہمارے حضرت نجم الملا خطرہ ایمان نے اپنی بدعت کو اسقدر زور دیا کہ آنکہہ بند کرکے
بے سمجھے بوجہے عموماً ہر امر کو بدعت لکہدیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولف نے
فقط نام بدعت سنکر ایک ہرول کیسی لکڑی پکڑ رکہی ہے اور ہنوز معنے بدعت
اور اوسکے اقسام محمودہ اور مذمومہ سے بالکل اجنبی ہین لہذا قبل از شروع جواب
ہم ایک مقدمہ خاص معنی بدعت اور اوسکے اقسام اور نیز اس بیانمین کہ اقسام مذکورہ
مین سے کس کس پر اطلاق بدعت مصطلح مولف کا عند الفریقین ہوتا ہی اور
کس کس قسم پر نہین ہوتا لکہتے ہین تاکہ اوسکے ملاحظہ سے ہر صاحب انصاف پر حقیت مذہب
شیعہ امر حق واضح ہوجاے اور یہہ کوئی حضرت مولف بگلا بہگت کی طرح بظاہر
حقانی وبباطن کج ولا یعنے تقریر وتحریر سے دم ہوکا نہ کہا ئین بحول اللہ تعالی وقوتہ

مقدمہ تحقیق معنی بدعت اور تفریق اقسام بدعت مین پس معنی بدعت
کے صاحب قاموس نے یہہ لکہی ہین البدعة الحدث فی الدین بعد الاکمال
او ما استحدث بعد النبی صلعم من الاھواء والاعمال یعنے بدعت حادث
کرنا کسی چیز کا ہے دین مین بعد کامل ہونے دین کے یا جو چیز کہ بعد پیغمبر صلعم حادث
ہوئی ہو خواہشون اور اعمال سے پس فقرہ اولی قاموس سے جو بعینہ صحاح
جوہری مین بہی وارد ہے ظاہر اوہی حدث مراد ہے جس سے دین و شریعت
حضرت خاتم المرسلین صلعم مین خلل اور تغیر واقع ہوا اور اوس امر جدید کو اصل
شرع سے کوئی لگاؤ نہو پس ایسی بدعت بالمعنی الاخص بلاشبہہ منہی عنہا
اور حرام ہے اور حدیث کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ مین بہی بدعت خاص مراد ہے نہ مطلق
محدثات عَلٰی اَیِّ وَجْہٍ کَانَتْ کہ وہ باعتراف جمہور فرق مسلمین عموماً داخل
بدعت محرمہ نہین ہین والا بسا امور مباحہ جو زمانہ حضرت شارع مین نہ تہے
اور بعد آن حضرت وقتاً فوقتاً بتقاضاء ضرورت حادث ہوتے گئے اور اصل
شرع سے اونکا رجحان یا اباحت وغیرہ ظاہر ہے اور اہل اسلام مین عموماً خلفاً
عن سلف اونکا جواز و استحسان پایا جاتا ہے اور کسی نے اونکا انکار نہین کیا ہے
وہ سب امور داخل بدعت منہی عنہا ہو جاینگی اور اسمین ہمارا ضرر تو کم ہے
لیکن خلافت مابعد النبی پر آفت آنے سے حضرت مولف کا بہت بڑا نقصان
ہوگا بشرطیکہ وہ سنی نہین وہابی ہی سہی اور اگر وہابیت مین بہی ثابت نہین
تو کچھہ بہی نقصان نہین جب اسلام کے کسی فرقہ مین نہ شمر ہو تو جسکو جو جی چاہے
کہین ہمتو عند التحقیق شیعہ سنی سب مین اقسام بدعت کی تفریق پاتی ہین
چنانچہ تفریق اقسام بدعت مین منجملہ ہمارے علما کے شیخ شہید
علیہ الرحمہ قواعد مین فرماتے ہین محدثات الامور بعد عہد رسول اللہ صلعم

اقسام لا يطلق اسم البدعة عندنا الا ما هو محرم الاول الواجب
كتدوين القرآن والسنة اذا خيف عليهما والثاني المحرم وهو كل
بدعة تناولها قواعد التحريم والثالث المستحب كبناء المدارس
والربط مما تناوله ادلة الندب والرابع المكروه مما اشتملته ادلة الكراهة
والخامس المباح وهو داخل تحت ادلة الاباحة انتهى یعنے جو امور
کہ بعد عہد حضرت رسول خدا صلعم حادث ہوے وہ چند اقسام ہین اور اسم
بدعت کا اطلاق ہمارے نزدیک بجز بدعت محرمہ کے اور اقسام پر نہین کیا
جاتا اول وہ امر محدث واجب مثل تدوین قرآن واحادیث جب بخوف
اونکے ضائع ہونے کا ہو دوم حرام اور وہ ہر بدعت ہے جسکو قواعد تحریم
شامل ہون سوم مستحب مثل بناے مدارس وکاروان سرا وغیرہ وہ چیز
جسکو ادلہ ندب شامل ہون چہارم مکروہ جنکو ادلہ کراہت شامل ہون
پنجم مباح جو تحت ادلہ اباحت داخل ہون اور علماے حضرات اہل سنت
مین سے صاحب بحر المذاہب نے آخر کتاب قواعد مین اسکی تصریح اسطرح
فرمائی ہے البدعة منقسمة الى واجبة ومحرمة ومندوبة ومكروهة
ومباحة والطريق في ذلك ان تعرض البدعة على قواعد الشرع
فان دخلت في قواعد الايجاب فهي واجبة او في قواعد التحريم
فمحرمة او في الندب فمندوبة او في الكراهة فمكروهة او في الاباحة
فمباحة یعنے بدعت منقسم ہوتی ہے واجب اور محرم اور مندوب اور
مکروہ اور مباح کیطرف اور طریقہ اسکا یہہ ہے کہ عرض کیجاے بدعت قواعد
شرع پر پس اگر قواعد ایجاب مین داخل ہو تو وہ واجب ہے یا قواعد تحریم
مین داخل ہو تو وہ بدعت محرمہ ہے یا قواعد ندب مین داخل ہو تو وہ مندوب

ہے یا قواعد کراہت مین داخل ہو تو وہ مکروہ ہے یا قواعد اباحت مین داخل ہو تو وہ مباح ہے انتہی۔ اس عبارت کو مولوی فضل رسول صاحب بدایونی نے اپنے رسالہ بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ مین بھی جو فرقہ ضالہ وہابیہ کی رد مین ہے نقل کیا ہے اوسمین تتمہ اس عبارت کا جسمین تفصیل ان اقسام خمسہ کی ہے وہ بھی مذکور ہے پھر بتفاوت یسیر حضرت امام شافعی کا یہہ قول بھی بیان کیا ہے وقال الشافعی رح وما احدث وخالف کتابًا اوسنۃ او اجماعًا او اثرًا فھو البدعۃ الضالۃ وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئًا من ذلک فھو البدعۃ المحمودۃ انتہی۔ خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ جو احداث مخالف کتاب یا سنت یا اجماع یا اثر کے ہو تو وہ بدعت ضالہ ہے اور جو احداث خیر سے ہو اور امور مذکورہ مین سے کسی امر کے مخالف نہو وہ بدعت محمودہ ہے انتہی۔ علی ہذا اور اکابر اہل سنت کے مصنفات مین بھی یہہ تفصیل و تفریق مذکور ہے اور کیونکر نہو کہ تحقیق معانی صحیحہ کا لغت پر دار مدار ہے لہذا حضرت مولف ایک آخری حجت اور سن لین پھر اونکو اختیار ہے صاحب مجمع البحرین نے معنی بدعت کے اسطرح توضیح کی ہے البدعۃ بالکسر فالسکون الحدث فی الدین وما لم یکن لہ اصل فی کتاب وسنۃ فما دل علیہ الشرع ولو بالعموم خارج منہ فمن شرع فاحل حرامًا وحرم حلالًا اوکرہ ما لم یکرہ کان مبدعًا خارجًا عن الشریعۃ انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بدعت کے معنی حدث فی الدین ہے لیکن نہ علی الاطلاق بلکہ وہ حدث خاص جسکے واسطے کتاب وسنت مین کوئی اصل نہو پس جس حدث پر شرع دلالت کرے اگرچہ یہہ دلالت بالعموم ہو وہ بدعت نہین بھی عنہا سے خارج ہے بدعت محرمہ وہی ہے جو باعتبار معنی

انپر بطور تشریع کے ہوکر حرام کو حلال اور حلال کو حرام اور غیر مکروہ کو مکروہ کرنا
باقی دیگر محدثات جنکو اصل شرع سے کسی قسم کا لگاؤ ہے وہ بدعت محرمہ ضلالہ
کیسی اطلاق بدعت ہی سے خارج ہین لیئے اسکا یہی مآل کار رہی ہے جو اکابر فریقین
سے ہم نقل کرچکے ہین اب غور کرنا چاہیئے کہ ہرگاہ باجماع اہل اسلام یہہ
قاعدہ مسلم الثبوت اور معمول بہا ہے کہ محدثات امور بعد آن حضرت صلعم قواعد
شرع سے مطابق کرکے حکم بوجوب یا حرمت یا ندب یا کراہت یا اباحت کیا جاتا
ہو پس بنا براسی قاعدہ مسلمہ کے ہر مسلمان و دیندار کو جسپر خدا اور رسول کی محبت
واطاعت فرض ہے اور خدا نے بموجب آیہ کریمہ عظیمہ قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا
إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ محبت اہل بیت نبوت اور خاندان رسالت کو اوسپر
لازم کردیا ہے بلکہ اس متاع گرانمایہ کو اجر رسالت قرار دیا ہے لازم ہے کہ آنحضرت
صلعم کے ایام ولادت اور اوقات خوشحالی اور مسرت مین علی ہذا حضرات اہلبیت
کے ان ایام متبرکہ مین اظہار سوز و سرور اور ان بزرگوار و نکے زمان وفات اور
مصیبت و شہادت مین اعلان رنج و غم موفور کرے کہ یہہ محدثات بسبب ہونے بنائے
شرعی خالی از اجر و ثواب نہین ہین یہی وجہ ہے کہ مسلمانان ہمہ دیار روز ولادت
باسعادت حضرت رسول مختار جلسہ میلاد شریف بکمال زینت و تکلف کرتے ہین
اور اوسکو امور مباحہ و مستحسنہ سے جانتے ہین چنانچہ بوارق محمدیہ مین بحوالہ لمعہ
ابو شامہ سے منقول ہے ومن احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی
الیوم الموافق لیوم مولدہ صلعم من الصدقات والمعروف واظہار الزینۃ
والسرور فان ذلک مع ما فیہ من الاحسان الی الفقراء مشعر بمحبتہ
صلعم وتعظیمہ وجلالتہ خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ ہمارے زمانہ مین جو یہہ امر احداث
ہوا ہے کہ ہر سال جس روز مطابق روز مولد آن حضرت صلعم صدقات خیرات اور

اظہار زینت و سرور کرتے ہین یہہ سب حق اور درست ہے اسلیئے کہ یہہ امر خیر باعث اسکے کہ اسمین فقرا و مساکین مسلمین کے نسبت احسان ہے مشعر بہ محبت و تعظیم و جلالت آن حضرت صلعم ہے اسیطرح روز شہادت و یوم مصیبت آن حضرت و اہلبیت آن حضرت اظہار غم و الم کرنا مشعر بکمال اخلاص و محبت آن حضرت و اولاد آنحضرت ہے خصوصًا مصیبت و شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام جنکی شہادت بشہادت سر الشہادتین شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی و تحریر سر الشہادتین شاہ سلامت اللہ صاحب قائم مقام شہادت آنحضرت صلعم اور جنکے غم مین بموجب روایت حضرت ام سلمہ رض مرویہ شاہ صاحب سر انور و ریش مبارک آن سرور خاک آلودہ ہوئے ہین ایسے مظلوم کے غم مین جو فدیہ رسول خدا ہوا اور آن حضرت کا عالم مثال مین اوسکے غم مین خود یہہ حال ہوا ہو انصاف سے کہو کہ اوسکی مصیبت مین رونا رولانا اور بغرض اعلان سانحہ عظیمہ لوازم عزا درست کرنا اور بنانا کسقدر مشعر بمحبت حضرت رسول مقبول و رضای آن حضرت کہ عین رضای حضرت احدیت ہے ہوگا پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ مثل دیگر محدثات لوازم عزای جگر گوشہ سید کائنات کو بھی اونہین قواعد پر منطبق کرے اور تدبیر کامل صحیح کو عمل مین لائے مثل حضرت مولف شدت بغض و عناد سے یزید و ابن زیاد کا بہانہ نہ بنجاوے تا حقیقت حقیت عزاداری امام مظلوم بخوبی اوسپر منکشف ہوجاوے کہ وہ بھی مانند اقسام محدثات مذکورہ منقسم بچند اقسام ہے اول ذکر فضائل و مصائب عظام حضرت امام و دیگر اہل بیت کرام تواریخ و احادیث معتبرہ و مراثی معتبرہ سے اور رونا رولانا مصیبت عظیمہ اور دافعہ یہہ ماسر آل عبا اور دیگر شہدای کربلا اور نہیب و غارت خیام مطہرہ و اسیری حرم محترم سید دوسرا یہہ سب امور شرعًا جائز و مسنون بلکہ موجب اجر عظیم ہین

اور باعث رضای الہی اور حضرت ختمی پناہی ہین اسلیئے کہ خود آن حضرت صلعم نے
بنفس نفیس قبل از وقوع واقعہ شہادت دنیا ہی پر اختلال ہین اور بعد از وقوع
عالم مثال ہین اپنے فرزند قرۃ العین حضرت امام حسین کی مصیبت پر مع دیگر اہلبیت
غم والم اور حزن وماتم کیا ہے اور قرآن مجید مین ما بکت علیہم السماء آیا ہے
ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ فرمایا ہے پس تعجب ہے کہ حضرات انبیاء
اولیا و ملائکہ وجن اس رونے رلانے مین آن حضرت کے پیروی کرین اور
اس مصیبت مین آپکا ساتھہ دین اور ہم جو خاص آپکی امت اور مخاطب بخطاب
پیروی حسنہ آن حضرت ہین ایسی سخت مصیبت مین آپکی پیروی سے ہاتھہ اوٹھائین
اور آپکا ساتھہ چھوڑ کر الگ ہو جائین سے یہہ ستم ہے ہوا ہے نہ کبھی ہوویگا جو
مسلمان ہے وہ حضرت کیطرح روئیگا - الغرض جس مصیبت مین خود حضرت شارع
علیہ السلام صاحب عزا ہوں اور رلائیں اپنے اہلبیت مین رسم تعزیت برپا ہو مگر
اوس عزاداری کے شرعی ہونے مین کیا کلام ہے بلکہ جملہ امور مین آن حضرت کی پیروی
کرنیکا نام اسلام ہے پس جو شخص اسکو بدعت محرمہ سمجھے اور اسپر استہزا کرے
اوسنے بلاشبہہ حضرت پیغمبر اور دین پیغمبر پر استہزا کیا واللہ یستہزئ بہم
ویمدہم فی طغیانہم یعمہون دوم وہ امور جو اصل شرع سے مباح
ہین جیسے مجلس عزا منعقد کرنا مومنین کو شریک عزا کرنا غربا و مساکین سے
باخلاق تمام واحسان واطعام پیش آنا زیادتی مصیبت ولوازم عزا اور اسباب
گریہ و بکا کے واسطے ضریح وتعزیہ وتابوت وعلم بنانا علی ہذا اور امور جو اصل امر
شرعی بکا و ابکا کے معین ہوں جنکی اباحت اصل شرع سے بموجب ارشاد حضرت
شارع کل شیء مطلق انی مباح حتی یرد فیہ النہی پائی جاتی ہے یعنے
ہر چیز مباح ہے تا اینکہ نہی اوسمین وارد ہو اور ظاہر ہے کہ نہی شارع علیہ السلام

مخصوص بتصاویر ذوی الارواح ہے تصویر غیر ذی روح عند الفریقین نہی سے مستثنےٰ ہے چنانچہ اہل سنت سے فاضل ابن حجر نے نافلاً عن شرح مسلم بیان کیا ہے واما تصویر صور الشجر ونحوھا مما لیس بحیوان فلیس بحرام یعنے صورتین شجر وغیرہ کی بنانا جو غیر ذی روح ہوں حرام نہیں ہیں اسیطرح بخاری کی ابن عباس سے زجر وتوبیخ ایک شخص کی جو تصویر جاندار بناتا تھا نقل کی ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ ابن عباس نے اوس سے کہا کہ اگر تیری معیشت تصویر سازی ہی پر منحصر ہے تو تصویر درخت وغیرہ غیر ذی روح کی بنایا کر اور تصویر ذی روح کی بنانا چھوڑدے کہ مین نے آنحضرت صلعم سے سنا ہے کہ جو شخص تصویر جاندار بناے خدا اوسکو عذاب کریگا کہ اسمین روح پہونکے اور وہ کبھی پہونک نہ سکیگا انتہی۔ اور امامیہ سے کلینی رح نے بواسطہ ابن عباس صادق آل محمد صلعم تفسیر کریمہ یعملون لہ ما یشاء من محاریب وتماثیل روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا واللہ ماھی تماثیل الرجال والنساء ولکنھا تماثیل الشجر وشبھہ یعنے بخدا یہہ تصویرین مردون اور عورتون کی نتھین بلکہ درخت وغیرہ غیر ذی روح کی تہین اسیطرح محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ مین نے حضرت صادق علیہ السلام سے تصاویر شمس وقمر کو پوچھا آپنے فرمایا جبتک تصویر حیوان کی نہو کچھہ خوف نہین ہے انتہی پس ہرگاہ بنانا تصاویر غیر ذوی الارواح کا بموجب شرع عند الفریقین جائز ہوا تو تعزیہ اور ضریح اور تابوت وعلم وغیرہ بنانا سب بلا نکیر جائز ومباح ہین بلکہ اگر صورت کے معانی ذوات الارواح وغیرہ سے عام بہی لیے جائین جیسا کہ مغرب مین ہے کہ الصورۃ عامۃ فی کل ما یصور تشبیھا بخلق اللہ تعالی من ذوات الارواح وغیرھا جب بہی ضریح وتعزیہ وتابوت وعلم وغیرہ

مستثنی ہوگئے اسلیئے کہ شبیہ مخلوقات خدای تعالی نہین ہین بلکہ نقل روضۂ منورہ اور ضریح مقدس خامس آل عبا و نقل نشان کرامت نشان حضرت پیغمبر خدا ہین اور انمین کسیطرح ممانعت نہین بلکہ صریح اباحت ہے اور باوجود اباحت چونکہ سمین قسم اول ہین تو بنانا انکا نورًا علی نور اور بنانیوالا اور تعظیم کنندہ انکا لاریب شاب و ماجور ہے قال اللہ تعالی ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب پس بمفاد آیۂ کریمہ جسطرح تعظیم نقل کعبۂ معظمہ و روضۂ منورۂ آنحضرت صلعم و دیگر مشاہد مشرفہ و کوہ صفا و مروہ بلکہ نقل نعلین مبارک حضرت سید کونین جمہور اہل اسلام اور تمامی امت خیر الانام پر واجب و لازم ہے اسیطرح تعظیم ضرایح و اعلام وغیرہ منجملہ شعائر اسلام ہے اور تعظیم انکی خاص و عام پر لازم بلکہ منجملہ حقوق امام علیہ السلام ہے اور اہانت و استخفاف اسکا اہانت حضرات کرام اور بفحوای من اہان اولادی فقد اہاننی اہانت سید انام ہے فتامل سوم وہ امور جو عزاداری مین بطور رسم کیے جاتے ہین وہ مباح محض ہین یعنے نہ انکے واسطے شریعت مین بالخصوص ممانعت ہے اور نکوئی رجحان شرعی اونمین پایا جاتا ہے جیسے ضریح و تعزیہ کے آگے قرآن مجید وغیرہ رکھنا ترک زینت و لذات وغیرہ کرنا لباس ماتمی پہننا مگر سیاہ مکروہ اور سبز وغیرہ محمود ہے علی ہذا اور امور بشرطیکہ تشریع کا اونمین لگاؤ نہو والا قسم اخیر محرم مین داخل ہوجائینگے چہارم وہ امور جو خلاف شرع اور منجملہ منہیات ہین اور اکثر اونمین سے بطور خلطوا عملًا صالحًا و اخر سیئًا عوام سے سرزد ہوتے ہین جیسے تصاویر ذوات الارواح مثل تصویر براق و ذوالجناح و ملک و جن و پری وغیرہ بنانا تماشا ڈہول بوق بجانا وغیرہ یا ذوات مقدسہ حضرات کو حاجت روای مستقل جانکر خاص اونہین سے

حاجت طلب کرنا ہے اگر بواسطہ آن حضرت کے حاجت اپنی خدای عز وجل سے طلب کرے تو اسکا مضائقہ نہیں اور سب سے بدتر سجود لغیر المعبود ہے پس تعزیہ ضریح کو خاص سجدہ کرنا موجب شرک ہے اور چونکہ خواص شیعہ اس قسم اخیر سے متنفر ہیں اور اسکو بدعت و شرک جانتے ہیں لہذا افعال جہلا و عوام پر انسے مواخذہ نہیں ہو سکتا کہ ہر فرقہ کے عوام کچھ نہ کچھ ایجاد بندہ سے خالی نہیں ہوتے بعد اس تفصیل کے ظاہر ہو گیا کہ اقسام عزاداری سے فقط قسم اخیر منہی عنہ اور حرام ہے اور اطلاق بدعت کا خاص اسی قسم اخیر پر کیا جاویگا نہ اور اقسام پر کما لا یخفی علی المتاملین فلا تکن من الغافلین ہر چند جو کچھ اس مقدمہ میں بیان ہوا منصف غیر متعسف کیواسطے اسیقدر کافی و وافی ہے اور جواب جملہ ایرادات ناصواب حضرت مولف اسی مختصر سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن بمقتضای مثل مشہور جھوٹے کو گھر تک پہنچانا ضرور ہے لہذا حضرت مولف کے ہر قول کا رد بھی بقدر ضرورت لکھے دیتا ہوں تاکہ مرد عاقل و منصف بعد ملاحظہ ہدایت المومنین اس رسالہ مسمی بہ **نصر المومنین** کو بھی دیکھے اور بشرط پسند انصاف اور درصورت لغزش و خطا معاف کرے فانتقمنا من الذین اجرموا و کان حقا علینا نصر المومنین۔

قال المولف الرسالہ قبل شروع کتاب کے پڑھنا مقدمہ کا ضرور ہے تا حقیقت حال بخوبی دلنشین ہو

اقول لدفع الضلالہ وای بر فردی کہ سر دفتر بود — یہ مقدمہ کیا ہے اور دیکھا وعظ اور سرے ہی سے دین برحق پیغمبر پر اعتراض ہے چنانچہ تفصیل اسکی آتی ہے ساری قلعی کھلی جاتی ہے۔

قال اسکو سننا چاہیے کہ ہمارے پیغمبر کے پہلے خلقت شرک و گمراہی میں گرفتار تھی اور جاہل لوگ اپنے باپ دادا کی بری راہ پر اڑے تھے حضرت نے تقریر زبانی اور تلوار کے زور سے انکو مسلمان کیا اور دین حقکو سمجھایا اور رسومات جاہلیت کو اٹھایا

اقول ماشاء اللہ کیا حسن تقریر اور طرز تحریر ہے منکران دین اسلام و نبوت
حضرت خیر الانام کا بعینہ یہی کلام ہے کہ معاذ اللہ آپکا دین حق نہتا فقط تقریر زبانی
اور محاربہ سیفی و سنانی سے آپنے لوگونکو مسلمان کیا اور زبردستی بزور شمشیر اپنے
دین کو رواج دیا چنانچہ ایک روز لکھنو مین ایک پادری نے بیان کیا کہ اگر محمد
صاحب کا دین سچا ہوتا تو فقط تقریر زبانی پر اکتفا نفرماتے مثل انبیاء سابقین
کوئی معجزہ بین ایسا دکہاتے جس سے لوگ گرویدہ ہوکر خود ہی ایمان لاتے برخلاف
اسکے حکم جہاد دیا تب بمجبوری لوگون نے آپکا دین جان کے خوف سے اختیار کیا
حالانکہ یہہ شبہہ انکا محض تعصب سے ہے ورنہ مورخین ملک خوب جانتے ہین کہ ہر
پیغمبر کے وقت کے لوگ جس فن مین کمال رکہتے تہے حقتعالے اوس پیغمبر کو اوسی قسم کا معجزہ
عطا فرماتا تہا اور اہل فن عاجز ہوکر سمجہ لیتے تہے کہ یہہ امر فوق طوق بشر ہے چنانچہ
حضرت موسے کے زمانہ مین سحر کا بڑا چرچا تہا آپکو معجزہ عصا ملا حضرت عیسے کے وقت
مین فن طبابت اور امر علاج امراض صعبہ مین کمال تہا آپکو احیاء اموات کا معجزہ
دیا گیا ہمارے حضرت کے عہد دولت مین فن فصاحت و بلاغت مین علو تہا آپکو
ایسا معجزہ مبین یعنے قرآن مبین عطا کیا گیا کہ جس سے بڑے بڑے فصحا و بلغا اور عرب
عرباء کے مقابلہ مین فاتوا بسورۃ من مثلہ کا دعوی بالاعلان کیا گیا جسکے جواب مین
بڑے بڑے مدعیان فصاحت اور گردن کشان جاہلیت نے لیس ھذا من الکلام
البشر کہکر از راہ عجز اپنی گردنین جہکالین چنانچہ کتاب تنزیہہ الفرقان مین مذکور
ہے کہ کسی سے کچہہ جواب نبن آیا بلکہ اکثر اونمین لطف فصاحت سے بیخود ہوکر ایمان
لے آئے اور بعضون نے اگرچہ باغراض نفسانیہ ضبط کیا مگر نکر سکے اور غال خالج دام
شیطان مین پہنس گئے وہ ایسے عاجز ہوئے کہ اونہون نے تلوار سے لڑنا اختیار کیا جان
مال کا تلف گوارا کیا مگر قرآن کے مقابلہ اور معارضہ مین اوسے ایک فقرہ بہی نہ لکہا گیا

اور نہ اوسکے فصاحت سے انکار کیا گیا انتہی پس جب باوجود عاجز ہونے کے بہی ایمان
نہ لائے اور حجت الہی تمام ہوگئی اوسوقت حکم جہاد صادر ہوا نہ پہلے ہی سے جیسا کہ منکرین
نبوت آنحضرت یقین جانتے ہین اور ہمارے پادری صاحب اونکی ہان مین ہان ملاتے ہین

قال بعد انتقال حضرت کے خلیفون نے بہی خوب دین کو قائم فرمایا۔

اقول یہہ فقرہ تو شاید آپنے حضرات اہل سنت کے خوف سے لکہا ہے ورنہ جب
محدثات مابعد النبی کو آپ عموماً بدعت منہی عنہا کہتے ہین تو خلافت خلفا جو مابعد
آنحضرت منعقد ہوئی وہ بہی آپکے زعم ناقص مین ایسی ہی ہوگی اب ہمکو آپ سے
بحث کرنی اور آپکو عاجز کرنے کا پورا موقع ملا بس اب میدان مین آئیے اور سوچ سمجہکر
فرمائیے کہ حسب تصریح حضرات اہل سنت نہ خلافت کے بارہ مین کوئی نص آنحضرت
ہی نہ استخلاف بلکہ اوسکا دار ومدار بعد آنحضرت صلعم اجماع اہل حل و عقد پر
ہوا پس اگر بعد آنحضرت مطلق احداث علے ائی وجہ کان بدعت محرمہ اور قبیح
ہے تو پہر حضرت سلامت خلافت خلفاے اربعہ کیونکر صحیح ہے پس خلافت خلفا پر
رخنہ نکالکر آپ شیعہ سنی دونون دین سے گئے نہ ادہر کے ہوئے نہ اودہر کے اور اگر
خلافت خلفاے راشدین اور اون حضرات کے اقامت دین کے آپ بہی قائل ومعتقد ہین
تو پہر یل کی لکری لینے ہر محدث کو بدعت ضلالہ کہنے سے ہاتہہ اوٹہائیے اور ارشاد
حضرت خلیفہ ثانی دربارہ تراویح بنص صریح نعمت البدعۃ ہی کو ملاحظہ
فرمائیے علماے اسلام تو بدعت حسنہ کہتے ہین پس اگر آپ بہی تراویح پڑہتے
ہین تو یقیناً اسکو حسنہ ہی جانتے ہونگے بدعت سیئہ جانتے تو کاہیکو پڑہتے
اپنے مونہہ سے آپ ہی قائل ہوئے اور اگر اسکو بہی بدعت محرمہ سمجہکر نہین
پڑہتے اور خلیفہ کا ارشاد نہین مانتے تو آپ مسلمانون کے کسی فرقہ مین نہ رہے
بلکہ غیر ملت اسلام کی طرف مائل ہوکر چلنے لگے سچے جہوٹے اس سے بہتر کوئی ماگی

مگر خلاصی کی سبیل نہین اب مسلمانون کو کچہہ آپسے قال وقیل نہین سے اگر دریافتی
بردانشست بوس ؛ وگر نشناختی افسوس افسوس۔
قال جب زمانہ خلافت کا آخر ہوا اور حکومت بنی امیہ کے ہاتہہ آئی تو عجب طرح کا
فساد اسلام مین برپا ہوا کہ اہل بیت پیغمبر کے قتل تک کہ مانع بدعت تہے نوبت پہونچی
اقول گستاخی معاف آپ ایسے نامقید ہین کہ جو موتہہ مین آیا بلا قید بہر اسے
کہہ بیٹھے ہین یہہ عموما بنی امیہ کی حکومت پر کیون آپنے طعن کیا کچہہ امیر معاویہ
سے بہی خفا ہین صاحب سمجہہ بوجہہ کے بات کیا کیجیے کیا آپکو اسکی خبر نہین کہ
بعد صلح حضرت امام حسن اونکی خلافت بہی مان لی گئی ہے اہل سنت پر تو
مارے ڈر کے آپ کوئی بات بصراحت موتہہ سے نہین نکالتے فقط اشارے
وکنائے پر مٹتے ہین پہلے خلافت مین جہگڑا ڈالا اب امیر معاویہ کو زمرہ خلفا
سے نکالا یک نہ شد دو شد مگر شیعون پر آپ بہت کہل کہیلے ہین کہ اونکی تعزیہ داری
کرنے تعزیہ و علم بنانے رونے رولانے پر کوئی دقیقہ نہین وتہوہین کا آپنے
اوٹہا نہین رکہا خیر یہہ بہی غنیمت ہے رتبہ دیکہو تیرے کینہ کا گر اونکے
دل مین ہے۔ اور اہل بیت پیغمبر کیا واجب القتل ہی تہے جو شہید کا لفظ اونکی
نسبت آپکے موتہہ سے نکلا جب آپ اسکے بعد یہہ بہی کہتے ہین کہ وہ مانع بدعت تہے
پہر آپکو شہید کہنے مین کیا عذر تہا خیر بہول چوک معاف ہے اب فرمایئے کہ حضرات
اہلبیت کونسی بدعت کے مانع تہے آیا خاص اوسی بدعت محرمہ کے یا مطلق محدثات
کے بر تقدیر اول آپ کیون اون حضرات کی پیروی نہین کرتے کہ جو محدثات اونکو
بدعت محرمہ مین شمار کیے جاتے ہین کیا وہ احد الثقلین نہین ہین یا اونکی پیروی
بہی آپکے نزدیک معاذ اللہ بدعت محرمہ ہے اور بر تقدیر ثانی یہہ آپکا اہلبیت پر
افترا ہے وہ حضرات کبہی محدثات حسنہ کو بدعت نہین جانتے تہے کیا وہ اپنے

جد امجد حضرت پیغمبر خدا کے روضہ منورہ کی زیارت نہیں کیا کرتے تہے جب روضہ
مقدسہ کی اہانت پر آپ لوگ مرتے ہین چناہ بخدا اوسکو تعبیر چشم اکبر کرتے ہین
کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم۔

قال اوسوقت مین بادشاہ اور لوگ قدیم رسومات جاہلیت اور کفر کی محبت
رکہتے تہے فرصت غنیمت جانکر کہل کہیلے اور اسلام مین رسومات جاہلیت اور بدعتین نکالنی شروع کین

اقول یہہ صفت تو بعض سلاطین بنی امیہ مین خصوصاً انکے پیر و مرشد یزید کی تہی
وہ ان سب منہیات مین البتہ کہل کہیلا تہا یا اب اوسکے بعض چیلے اپنی بدعت مین
کہل کہیلے ہین مگر حضرت امام حسینؑ نے اپنی جان عزیز کا دینا قبول کیا اور اوسکی
بیعت کرنا نہ قبول کیا تاکہ بدعتین اوسکی اسلام مین مستند ہو جائین اور دیندار
لوگ سمجہ لین کہ ایسے بدعتی فاسق ظالم کی بیعت جائز نہین ہے اور نہ اوسکی اطاعت جائز ہے

قال چند مدت مین وہ بدعتین اور رسمین ایک عالم مین پہیل گئین اور پچہلون نے
اگلون کی سنت سمجہکر اور مرغوب نفس پاکر اونکا کرنا اپنے اوپر فرض و واجب جانا

اقول جو لوگ دیندار تہے وہ خود یزید ہی کو اوسکی بدعتون پہ سرزنش
کرتے تہے اوسکی سنت کیا قبول کرتے چنانچہ جب یزید پلید نے چوب
خیزران حضرت امام حسین کے لب و دندان مبارک پر رکہی تو بعض صحابی
حضرت رسول جو اوسوقت یہہ سانحہ دیکہہ رہے تہے بیتاب ہوکر
کہنے لگے کہ ای یزید اوٹہالی چہڑی لب و دندان حسین سے کہ مین نے بچشم خود دیکہا ہے کہ حضرت رسولخدا
ان ہونٹوں کی بوسے لیتے تہے اور چوستے تہے ہان جو مسلمان بطمع زخارف دنیا اور فاسق کی اطاعت کرتے تہے
وہ البتہ اوسکی سنت پر چلتے تہے اور اب بہی مثل انکے جنکو یزید پلید سے محبت اور
حسین شہید سے عداوت ہے وہ اگر یزید کے وقت مین ہوتے تو ضرور اوسکا
ساتہہ دیتے خون حسین مین شریک ہوکر جائزہ و انعام لیتے مگر چونکہ اوسوقت مین امام حسین

ہٹتین ہین بمجبوری یزید کی روح خوش کرنیکو حضرت کی مصیبت پر رونے رولانے اور آپکی عزاداری مٹانے پر جان دیئے دیتے ہین تاکہ واقعہ شہادت اور آپکے مصائب اور یزید کے معائب کا اعلان نہو کہ اسمین اونکی مرشد کی سخت رسوائی ہے پس یہہ آپکا کہنا آپ ہی پر صادق آتا ہے کہ پچھلون نے اگلونکی سنت سمجھکر اور مرغوب نفس پاکر اوسکا کرنا اپنے اوپر فرض واجب جانا۔

قال جو علماے دیندار ہوتے گئے بہانتک مقدور اور میسر ہوا دفع رسوم اور عقائد باطلہ کا کرتے رہے۔

اقول واقعی جو علماے دیندار ہین اونکا ہر زمانہ مین یہی شعار رہا ہے کہ بقدر امکان دفع رسوم فاسدہ اور عقائد باطلہ کا کرتے رہے ہین چنانچہ ہمنے اس رسالہ کے مقدمہ مین بیان کیا ہے کہ علماے دیندار فریقین سے معنی بدعت مین کسقدر توضیح و تفصیل کی ہے اور بدلائل ثابت کر دیا ہے کہ وہ احداث جو بطور تشریع ہو اور اوسکو اصل شرع سے کچھہ لگاؤ نہو وہ البتہ بدعت ضالہ و محرمہ ہے نہ مطلق محدثات جنمین بموجب انطباق قواعد شرع کوئی واجب کوئی سنت کوئی مباح کوئی مکروہ ہے اونکو بدعت ہی نہ کہنا چاہیئے مگر جب میان محمد فاضل ایسے کٹھہ ملا سے بدنام کنندہ نکونامی چند۔ نہ مانین اور اپنی ہی کج فہمی کی پیروی واجب جانین تو اسمین کیا اختیار ہے خدا کا کلام برحق ہے وہ فرماتا ہے انا ھدینٰہ السّبیل اما شاکرًا و اما کفورًا

قال تب سے یہی ہزارون رسمین اور عقیدے کفر و جہالت کی جہان مین قائم ہو گئی

اقول کیونکر نہ قائم ہوتی کہ کٹھہ ملاؤن نے عالمون کی ضد اور اپنی گرم بازاری کی غرض سے جاہلون کو گمراہ کر کے جو چاہا سو ایجاد کر دیا اور اونہون نے ملا مخدوم سمجھکر اونکا کہنا مان لینا مناسب مقام ایک نقل ہمکو یاد آئی کسی قریہ مین ایک ناخواندہ ملا صاحب وارد ہوئے سمجھے یہہ لوگ جاہل ہین خوب گذریگی اتفاقاً اونکو تہوڑے ہی

وہ تو مین خوب رام کیا جناب مولانا صاحب کہلائے اخند وہر کا قوارہ اتمی موقع جمایا تو
پہلکے نیچے اور ہاے اتفاقا ایک عالم بہی اوس قریہ مین وارد ہوئے اونہون نے جو
اون بیچارے جاہلونکا حال دیکہا تو بمقتضائے درد دین والشفقة علی المسلمین
چاہا کہ اونکو عقائد اسلام اور شریعت کے احکام بقدر ضرورت تعلیم کرین یہہ
دیکہکر پہلے کٹہہ ملا صاحب گہبرائے پہر سوچکر اپنی تقریر سراپا تزویر اہل
قریہ کو فریب مین لائے کہ یہہ عالم نہین بلکہ جاہل ہین لفظ نار تک نہین لکہہ جانتے
اگر تمکو یقین نہو تو اونکا اور میرا دونون کا امتحان لو یہہ سنکر وہ عالم کے حضور
حاضر ہوئے اور نار کے لکہنے کا اصرار کیا مرد عالم نے پہلے تو یہہ سوال مہمل سمجہکر
تامل کیا بالآخر اونکی خاطر سے نار لکہدیا پہر پہلے ملا کی نوبت آئی اونہنے سانپ
کی شکل بنائی اور اون جاہلونکو دکہا کر کہا کہ صاحبو انصاف کرو نار کی یہہ صورت
ہے جو مین نے لکہی ہے یا وہ ہے جو ان صاحب نے لکہی ہے یہہ دیکہکر سب اپنے
ملا کی قابلیت کا ایمان لائے اور بیچارے مرد عالم چلتے پہرتے نظر آئے ۔

قال اور بسبب ضعف اسلام اور موقوف ہونے جہاد کے اور مصاحبت کفار کی ہر ملک
مین ہر فرقہ نے اپنی خواہش کے موافق جو چاہا سو تراش لیا ۔

اقول سچ ہے اگر ضعف اسلام نہوتا اور علماء اسلام کو احکام اسلام کی اشاعت
مین اہتمام تام ہوتا تو دین اسلام مین رخنہ ڈالنے والے امور مباحہ کو جنسے رونق
اسلام زیادہ ہوتی ہے بدعت محرمہ جاننے والے کب کی منہ کی کہا گئے اور راہ راست پر
لگگئے ہوتے ہر ملک مین نا ہر فرقہ نے فرقہائے اسلام سے تو کچہہ بہی نہین تراشا
مگر قنوج کے بعضے برہمنون نے اپنی خواہش کے موافق معاذ اللہ ایک صنم اکبر تراشا
ہے جو دینداروں کے نزدیک لائق عبرت وحما شا اور ناشیدون کے نزدیک
کہیل اور تماشا ہے اور موقوفی جہاد کا فقرہ شاید ترغیب مسلمانون کے لیے اوس تنگ

تراشا ہوا ہے جب سکھوں کے ساتھ قصد جہاد تہا پہر کاش غازی ہی نہیں ہوئے تو شہید ہی ہو جاتے جان بچا کر گہر تو نہ بہاگ آتے جہاد سے بہاگنا علاوہ ارتکاب کبیرہ بسبب قوی ضعف اسلام ہے اب بہت ناز نہ کیجیے کہ آپکی تر کی تمام ہے۔

قال اورا اسلام و کفر کہچڑی ہو گیا۔

اقول سچ اسلام و کفر مین تو نسبت تضاد ہے وہ تو کفر کے ساتھ کہچڑی ہو نہیں سکتا ہان اسلام برائے نام اگر کفر سے ملکر کہچڑی ہو جاوے تو کچھ عجب نہیں جیسے پہلے آپ شیعہ تہے پہر سنی ہوئے پہر وہابی ہوگئے اب وہابیت مین بہی بٹہ لگایا کہ ہر بابی ہو گئے پس آپ ہی کا اسلام اجزاء مختلفہ سے ملکر کہچڑی نہین بلکہ کہچڑا ہو گیا چلیے مبارک ہو۔

قال خصوصاً ہندوستان مین یہانتک نوبت پہونچی کہ ادہر کلمہ بہی کہتے ہین ادہر بت بہی پوجتے ہین اور جو ان مین ذرا قابل ہوئے اونہون نے بعینہ جب رسوم ہنود کے کرنا منا سب نہ دیکہا اور مطلق چہوڑنا بہی خواہش نفس کے خلاف پایا سو اسواسطے ویسی رسمین اپنے گہر صورت و نام بدلکر مقرر کرلین

اقول ہندوستان مین ان لوگونکی البتہ یہانتک نوبت پہونچی جو محض دہقانی گنوار جہالت کے پتلے ہین اور انکی معاشرت ہمیشہ کفار سے رہی اور انکہہ کہولکر انہین کے رسوم اور عادات کو دیکہا اور ابتدا ہی سے اوسی کے خوگر ہوئے پس ان گنوار و نمین یہہ قابلیت کہان کہ وہ رسوم ہنود سے تفرقہ اور تمیز کر نمین یہہ تراش و خراش کرین آپ ایسے قابل البتہ ایجاد بندہ کر سکتے ہین چنانچہ اپنی قابلیت سے جس مطلب کیواسطے آپنے یہہ تمہید اوٹہائی ہے وہ آپکی ہانت بولتی ہی ہم یہہ راگ سمجہ گئے اور اسکا دفع دخل ہم اوسی

قاعدہ کلیہ مذکورۂ بالا سے یہان بہی گئے دیتے ہین کہ جن امور مین اجازت
شارع علیہ السلام کی ہو یا اونمین دلو بالعموم کچہہ شرع کا لگاؤ ہو وہ بلا دغدغہ
جائز ہین گو نظر ظاہری مین وہ مشابہ بعض رسوم مذموم کفار معلوم ہوتی ہون
اور جن امور مین اجازت شارع یا شرع کا لگاؤ نہو وہ بلا شبہہ ناجائز ہین
خواہ اونمین مشابہت کفار کی ہو یا نہو اس قاعدہ کو یاد رکہیئے کہ آگے بہی اعتراضات
مین بہت کام آئیگا۔

قال مثلاً ہنود جو بیاہ مین سور باندہتے ہین یہہ لوگ سہرا اور مقنع باندہتے ہین
اقول ان جزئیات کا تعرض سنت مین ہماری نظر سے نہین گذرا ایسا اگر
شارع کیطرف سے اسمین بہی نہی وارد ہوئی ہے تو مباح و جائز ورنہ ناجائز
قال اور جو وہ اپنے مُردون کے دن کرتے ہین یہہ بہی تیجا اور دسوان
اور چالیسوان اور برسی مثل فرض و واجب کے کرنے لگے۔
اقول چونکہ ماحصل حدیث شریف کا یہہ ہے کہ اپنے موتے کے امور خیر
اور صدقات سے اعانت کرو چونکہ ایام مذکورہ مین تلاوت قرآن مبین اور
صدقہ و خیرات و اطعام غربا و مساکین کیا جاتا ہے اور ثواب اسکا روح میت کو
بخشدیا جاتا ہے اور اصل شرع سے اوسکو لگاؤ ہے بدین وجہ خالی از رجحان شرعی نہوئی گر کچہ
عقیدہ و غیر سدید ہے اموات کو اعمال غیر سے کچہہ نفع نہین پہونچتا اسی بنا پر آپنے اسکا تعرض کیا
حالانکہ یہہ آپکا خیال خام اور منجملہ وساوس واوہام ہے جسکی رد مین علمائے فریقین کی کتب و رسائل بحجت
و دلائل موجود ہین افسوس کہ آپکے واسطے یہہ ثواب مفقود ہے بنا بر مثل مشہورہ فاتحہ نہ درود ہے
قال اور جو وہ بتونکی اوپر شبیہ بنا کر پوری کچوری پانی وغیرہ چڑہاتے ہین یہہ بہی اپنی قبر و غیر
گنبد بنا کر لیپ پوتی اور گنڈا اور چادر وغیرہ چڑہانے لگے اور جو اونکی شہروں مین عبادت اور گنج مندر و غیرہ
رہتے ہین انکے یہان بہی گنبد و غیرہ مین خادم اور مجاور اور پیرزادے مقرر ہوئے۔

اقول جملہ اہل اسلام تو اپنی قبرون پر گنبد نہین بناتے یہہ آپکا محض دعوی بے برہان جو لوگ اہل سلوک اور ریاضت اور صاحبان کشف و معرفت است آن حضرت سے ہین اور نفوس قدسیہ اونکی علائق دنیویہ سے پاک اور استغراق جلال سرمدی حق فانی اور خاک ہو رہے ہین یہہ خاک بچشم صاحب ادراک بہتر از اکسیر ہے اور سے طلا بنتا ہے اسمین بمحواے کریمہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ولا کی تاثیر ہے ایسے اکابر کے قبور شریفہ پر البتہ گنبد بناتے ہین خادم اور مجاور بیٹھلاتے ہین اونکی فیضان روحانی کے واسطے سے دعائین اہل غرض کی جناب احدیت مین مستجاب ہوتی ہین خدا سے مرادین پاتے ہین غرض نکلنے کے بعد نذر و نیاز چڑہاتے ہین یہہ ہی بعد انتقال اون بزرگون کا تصرف اور فیض ہے کہ جس سے بعض بندگان خدا مانند خدام و مجاورین وغیرہ مستفید ہوتے ہین علاوہ اسکے گنبد بنانے اور خدام وغیرہ رکہنے سامان ظاہری سے ایک شوکت اسلام ظاہر ہوتی ہے کفار کے دلونمین رعب چہاتا ہے جنکی امت کے لوگ ایسے ہین وہ برگزیدہ پیغمبر کس عظمت و جلالت اور کسقدر خدا کے محبوب اور مقرب بندہ ہونگے اسمین تو سراپا اونکی تذلیل اور اونکے مذہب فاسد کے بطلان کی دلیل ہے آپ اپنی خوش فہمی سے اسکو اونکی بدعات کی مشابہت سمجہتے ہین سہ برین عقل و دانش بباید گریست۔

قال اور جو وے گنگاجی کی جے اور بم مہادیو بولتے ہین تو یہہ ہی نعرہ یا حسین اور دم مدار کہنے لگے۔

اقول اب آپکا وسوسہ شیطانیہ منجر بجنون ہونے لگا یزیدیون کی تیغ و سنان اور آپکے جراحات زبان نے اہل بیت کا خون ہونے لگا پس جسطرح حسین مظلوم نے یزیدیون کے مظالم پر صبر کیا اوسیطرح ہم بہی اس زمانہ کے یزید

کی بدزبانی پر صبر کرتے ہین یہہ کہان توفیق ہوئی ہوگی کہ کبہی بہولے سے
مقاتل حسین جو مصنفات فریقین سے ہین ہاتہہ مین لیکر ایک نظر دیکہتے
تو آنکہین کہلجاتین کہ مخدرات عصمت وطہارت بعد شہادت امام مظلوم
اپنی بیکسی اور بیبسی اور کربت وغربت پر روتین اور رولاتین اور پیہم وا محمداہ
وا علیاہُ وا حسناہ وا حسیناہُ فرماتی تہین پس جنکے گہر سے اسلام
جاری ہوا شرع نے رواج پایا اونکے کلام پاک کو ہذیانات کفرہ سے تشبیہہ دینا
شیطان کا کام ہے یا مسلمان کا ہے تم آجتک ہوئے نہ اس سے آگاہ ❊
لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

قال اور جیسے وہ ہر ہر کہتے ہین یہہ بہی علی علی پکارنے لگے۔

اقول اب پورے سڑی ہوگئے اگر یہہ بیہودہ بکنے کی یہی صورت ہے تو جو بند کی
کہولنے کی ضرورت ہے اگر جنون سے افاقہ ہو اور اہلبیت نبوت خصوصًا
نفس نفیس حضرت رسالت سے کچہہ علاقہ ہو تو حدیث شریف مین دیکہو کہ ذکر
علی عبادت ہے اور سچے مسلمانونکو ہر عبادت کی عادت ہے پس علیؑ کہنا ثواب
سے خالی نہین مگر اونکے نزدیک جو شکل آپکے لاابالی نہین۔ دوسری حدیث
مین آیا ہے آنحضرت صلعم نے انا و علی من نور واحد فرمایا ہے پس بلحاظ
ان خصوصیات کے علی کہنا ویسا ہے جیسے رسول اللہ یا محمد صلعم کہنا مگر آپ
اس نام مقدس کے ذکر کو بہی ایسا ہی سمجہتے ہون گے گو مسلمانونکو خوف یا اپنی
وہابیت چہپانیکو اسکا اظہار نہ کرین مگر یہہ ممکن نہین کہ کوئی یا رسول اللہ
آپکے سامنے کہے اور آپ محبت و کراہ نہ کرین ارے بندۂ خدا مسلمان کہلاکر
کیون طریق جہالت وضلالت پر اڑے ہو اور کیون حضرت رسول اور خاندان
رسول کے پیچہے پڑے ہو ارے میان ابتو یزید بہی نہین جو تمہاری ان باتون سے

خوش ہوکر تمکو جائزہ و انعام دیگا کہ بلا سے دین بگڑا تہا تو دنیا ہی کچہہ بنتی اور تجبر
خسران دنیا و آخرت اور کچہہ حاصل نہین آیندہ پچہتا تم جانو اور تمہارا کام واللہ عزیز
ذو انتقام۔

قال اور اگر اودہے یہان گیا اور متہرا اور کاشی جاتی ہین یہان ہی کمن پور دیراج
واجب کو تیار ہوگئے اور جو وے وہان سے پرشاد لاتے ہین تو یہہ ہی ریگ اور صندل
لانے لگے اور جو وی جگنا تہہ کا بہات دور دور لیجاتے ہین یہہ ہی کمن پور کے
چانول منزلون پہونچانے لگے اور جو وی مہادیو اور ہر دیو کی جہنڈیان بناتے
ہین یہان ہی مدار سالار کے نام کی چہڑیان اور نیزے چڑہانے لگے اور جو اونکے
یہان ہر دیو وغیرہ کے چبوترے ہین یہان ہی امام کے نام کے سینکڑون چبوترے
بن گئے اور جو اونکے یہان سال بہر پیچہے رت کا ندہ دہوم دہام سے نکالنا
ضرور ہے تو یہان ہی ہر سویں دن تعزیہ بنانا واجب اور فرض ہوگیا اور جو
وہ لنکا بناتے ہین تو یہہ ہی اپنے یہان کربلا بنانے لگے اور جو وہ نکاٹہا کردوارہ ہے
تو انکا امام باڑہ ہے۔

اقول آپ سودے کا اسقدر زور ہوا کہ سواد و بیاض روز روشن و شب
دیجور ظلمت و نور مین کچہہ فرق نرہا خوب ہالیل گیا آیہ کریمہ خلطوا عملا صالحا
و آخر سیئا کا مفہوم اچہی طرح ظاہر کردیا میان بگڑے بخاری آپکے خرافات کا
جواب پیر بخار اولے خوب دیتے وہ بخار نکالتے کہ آپکی دماغ کے ابخرہ سوداوی
سب دور ہوجاتے بالکل ہوش مین آجاتے اور علمار کی یہہ شان نہین ہے
کہ انکو طرف مقابل بنائین اور آپکے مہملات کا جواب لکہین لیکن بخیال حفظ
عقائد مسلمین کچہہ دفع دخل کرنا ضروری تہا بدینوجہ بقدر ضرورت کچہہ لکہنا
پڑا پہلے تو یہہ فرمایئے کہ اگر کوئی قابل اہل ہنود یہی آپ پر یہہ طعن کرے کہ آپکا اسلام

برای نام ہے جیسی ہماری مذہب کی رسمیں ہیں ویسی رسمیں آپنے بہی اپنی بیان
صورت و نام بدل کر مقرر کر لی ہین ہم شاستر پڑہتے ہین تمنے شرع نکالی ہم
ہوم یگی کرتے ہین تم نکاح ہم سنکہ بجاتے ہین تم اذان کہتے ہو ہم پوجا پاٹ
کرتے ہین تم نماز پڑہتے ہو ہم مالا جپتے ہین تم تسبیح پہیرتی ہو ہم ہر سال
تیرت کرتے ہین تم ہر سال حج کو جاتے ہو ہم تیرت مین سر منڈاتے ہین
تم حج مین حلق و تقصیر کرتے ہو ہم تیرت سے پرشاد لاتے ہین تم مکہ سے
آب زمزم کی کپیان خانہ کعبہ کا کپڑا مکہ کی کہجورین عقیق البحر کی تسبیحین لاتے
ہو ہم پیکرما کرتے ہین تم صفا و مروہ مین سعی کرتے ہو ہم مندر و نکو گرد
پہرتے ہین تم خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہو ہم بتون کی ڈنڈوت کرتے ہین
تم حجر اسود کو چومتے ہو ہم بتون پر بکرا چڑہاتے ہین تم منیٰ مین قربانی
کرتے ہو ہمارے ملنگ مہنتون مین ایک ٹانگ سے کو دتے چلتے ہین
تم ہرولہ کرتے ہو ہم ہر ہر پکارتے ہین تم لبیک اللہم لبیک کا غل مچاتے
ہو ہمارے بتخانے ہین آپکی مسجدین اب انصاف سے کہیئے اس کلمہ
لسانی قائل اور اوسکی تقریر لاطائل کا آپکے پاس کیا جواب ہے
ہمتو جانتے ہین کہ آپ سے کچہہ جواب دیتے نہ بنے گا وہ آپ ہی کی اولٹی تقریر ہے
آپکے موںہہ مین پتہر دیگا پس کافر کی ملامت سے تو مسلمانوکی راہ سلامت
بہتر ہے آپ بہی راہ راست پر آجائیے اور ضد و جہالت کو چہوڑ کر علمای محققین
کی تحقیق و تنقیح کا یقین لائیے کہ جو احکام تعبدیہ منجانب خدا شارع علیہ السلام پہنچے
ہوئے ہین یا جن امور مین رجحان شرعی یا کچہہ لگاو اصل شرع سے پایا جاتا ہو وہ سب البتہ
ایسے ہین کہ جنکا کرنا واجب یا سنت یا جائز و مباح ہے اور جو اصل شرع سے قطعی خارج یا
بخواہش نفسانی و اغوای شیطانی محض بطور رسم مشہور ایجاد بندہ اگرچہ گندہ ہین وہ

قطعاً ناجائز و حرام ہیں پس ہنود کے رسوم و عادات مختص قسم ثانی اور انکی شرکت
بھی ویسے ہی پوچ و لاعنی ہیں لیجیئے ہمنے ایک مختصر بات سے آپکا اور آپکے ہم خیال لوگوں
ہنود کا دونوں کا جواب دیدیا اب دونوں قسموں میں خلط ملط کیجیئے نہ زیادہ مسائل نئے
نکالیئے بلکہ قسم اول کے متعلق انکو قسم ثانی کے خرافات سے علیحدہ کر لیجیئے اور چھانٹ
ڈالیئے پھر دیکھیئے کہ اس تفریق و تفصیل میں کتنی بڑی آسانی ہے دودھ کا دودھ اور
پانی کا پانی ہے۔

قال علی ذالقیاس اور ہزاروں رسمیں کفار کی مقابلہ میں ان لوگوں نے بھی مقرر کر لیں اور
خوش ہوئے کہ ہم انسے کم نہیں ہیں۔

اقول یہہ قیاس آپکا بطور اول من قاس قیاس مع الفارق ہے ہم تفریق کی صورت
بتا چکے اوسی قاعدہ سے ہر قسم کو الگ کر لیجیئے کفار سے مقابلہ کیجیئے کہ وہ ایکمرتبہ آپکے پیچھے
اور خوش ہوئے کہ ہم انسے کم نہیں بلکہ بڑھے ہوئے اور ان پر چڑھے ہوئے ہیں جو سچے
دل سے حمایت اسلام کرتے ہیں خدا اونکی تائید کرتا ہے اور جو طلب دنیا کیواسطے
یہہ حیلہ اور وسیلہ کرتے ہیں وہ ایسی ہی زک اوٹھاتے اور مونہہ کی کھاتے ہیں۔

قال اور انیہار سب رسمیں جہاں میں نہیں نکلیں مگر جو آتا گیا وہ نئی ایک اپچ نکالتا
گیا اور دُون کی لیتا رہا۔

اقول یہہ آپنے بہت صحیح کہا کہ جو آتا گیا وہ نئی ایک اپچ نکالتا گیا اور دُون کی لیتا رہا
چنانچہ پہلے آپکے بڑے پیر و مرشد خانہ خراب شیخ عبد الوہاب نے عقائد مسلمین میں خلل
اندازی کی بنا ڈالی نجد سے یہہ اپچ نکالی وہ نجد جسکی نسبت آنحضرت صلعم
نے هناك الزلازل والفتن فرمایا ہے اسکے بعد وبها يطلع قرن الشيطان
بھی آیا ہے پھر اس شیخ نجدی کی اجداد اوسکے پوتے مردود خارجی نامسعود
نے اور دُون کی لی کہ مکہ معظمہ اور طائف اور کربلا ہے معلے میں قتل عام علماء و

صلی معزز زین اہل اسلام کے یہ خوب لوٹ مار کے بالآخر مجاہدین اسلام کے ہاتھہ سے اپنے مقر اصلی کو پہونچا بقیۃ السیوف ایسے گم ہوی کہ مثل سعود مردود وہ بھی نیست و نابود معلوم ہوتے تہے لیکن ایک مدت دراز کے بعد اب یہہ خبر ہوی کہ اوسی سعود نامسعود کی روح کثیف آپکے قالب شریف مین جلوہ گر ہوی اب تماشا بالخیر آپکا ظہور ہے مسلمانونکو بدعتی ٹہراکے کافر بنا لیجیے عقائد اہل اسلام کی استہزا کیجیے جو چاہیے اوپج نکالیے ڈون کی لیجیے کہ آپکی زبان اوسی سعود بدبخت کی طنبورا ہے۔

قال اور سبب اسکا یہہ ہے کہ مسلمانمین جتنے کام خواہ دین کے ہون خواہ دنیا کے کفار کے طریقہ اور مشابہت سے نہایت بعید ہین۔

اقول پہر آپنے کیون مسلمانی کی رعایت کی اور کفر و اسلام مین فقط مشابہت ہی نہین بلکہ کہچڑی کر دیا سبب اسکا یہہ ہے کہ مسلمانونکے جتنے کام ہین وہ ایسے اصول و قواعد پر مشتمل ہین کہ جنسے شرع کا لگاؤ نہین چہوٹتا اور اون اصول و قواعد کے آپ بالکل ناواقف ہین بدینوجہ آپ دہوکے مین اگر کبھی مشابہت نکالتے ہین کبہی کہچڑی بگہارتے ہین حضرت سلامت پہر ہم کہتے ہین کہ اس بانی کہچڑی سے چانول الگ کر لیجیے تب بلا ٹلے گی اور آپکی دال گہنی ہے ہرگز نہ گلے گی سبحان اللہ یزید پلید کی حمایت اور امام شہید کی سعایت مین آپ ایسے از خود رفتہ ہین کہ یہہ بھی نہین سوچتا کہ وہ کیسا مسلمان تہا جسنے فرزند رسول کو شہید کیا خاندان رسالت کو تباہ و برباد کر دیا جسکے اسلام پر غیر ملت اسلام کے منصف لوگ بھی ہنستے ہین چنانچہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎ مین اک نصاری سے یون از راہ نادانی ❊ پوچھا کہ مسلمان ہے یون بولا وہ نصرانی ❊ بیٹے کے نواسے کو گر عید کی قربانی ❊ کرتے تو ہمین ہوتا و عوائے مسلمانی ❊ پس

یزید کی مسلمانی تو ایسی نہین کہ کفار کے طریقہ کی مشابہت سے اوسے بعید ہو پس آپ
اوسی کی مسلمانی پر اس طعن و تشنیع سے ہاتہہ صاف کرتے اور مسلمانونکو معاف کرتے

قال اور عبادت خدا مین کفار کیطرح صورت اور شکل اور شرک و وہم اور لذات
دنیا کا نام و نشان نہین اور خدا نماز روزہ مین نظر نہین آتا ہے۔

اقول یہہ کیا مجذوب کی بڑ آپنے ہانکی خدا کی عبادت مین صورت و شکل لذت
وہم و شرک کو کیا دخل ہے اور کون کہتا ہے کہ خدا نماز و روزہ مین نظر آتا
ہے یہہ تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہین وہ وحدہ لاشریک لہ ہے اوسکی عبادت
مین کوئی شریک نہین پہر مسلمانون کے مقابلہ مین اسکا ذکر ہی نا معقول ہے مگر
خیر یہہ بہی ایک دخل در معقول ہے۔

قال بخلاف کفار کے کہ ہر وقت اپنے معبود کی صورت کے سامنے منت
اور پوجا کرتے ہین۔

اقول جب کافر و مشرک ہین تو اونسے کیا بحث ہے صورت و مورت جسکے سامنے
پوجا چاہین کرین اہل اسلام تو ایسا نہین کرتے ہمارا معبود تو واجب الوجود ہے
جسکے واسطے نہ صورت نہ شکل ہے وہ اپنے مخلوقات کا مصور ہے جسکی صفت
هو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء ہے اسی سے اسلام و کفر کے طریقہ مین مباینت
ظاہر ہو گئی مگر پہر آپ کہان میل کرین گے حالانکہ بموجب اصل قاعدہ کے کچہہ اسکے
فائدہ نہین لیکن اپنی عادت سے مجبور ہین۔

قال مسلمان جاہلون نے بہی اس بات کو دیکہہ اور پسند کر کے نفس اور
شیطان کی مشورت سے ویسی باتین اپنے یہان بہی بے دہڑک خلاف
شرع مقرر کر لین۔

اقول افسوس صد گوش ما ز ما پیر شد دگانو شنید ہمنے بہت سمجہایا مگر یہ

قواعد شریعت تعلیم کئے ہیں مگر برا اخفش کیطرح بجز سر ہلا دینے کے آپکو کچھ بھی نہ آیا جن باتون کو خلاف شرع آپ کہتے ہین اومین بہت سی باتین جو حسب قواعد مقررہ علمائے دین و قانون شریعت حضرت ختم المرسلین صلعم خلاف شرع نہین ہین فقط آپکی سمجھ کا پھیر ہے پھر دوسرے کی سنتے ہی نہین اپنی ہی ضد پر اڑے ہو کیا اندھیر ہے۔

قال سچ ہے قدیم سے یہہ قاعدہ شیطان کا ہے کہ جب کسی قوم کو دیکھتا ہے کہ بعینہ رسوم کفر اور خیانت کو اللہ ورسول کی منع کرنے سے خوف اور دہشت سے نہ کرینگے تو صورت بدل کر اوسی کام کو اور لباس مین اونسے کروا تا ہے تا اصل مطلب اوسکا فوت نہو۔

اقول واقعی شیاطین آپکی طرح بڑا ضدی ہے جبسے خدا تعالی سے فبعزتک لاغوینھم اجمعین کہا اپنی ہٹ اور ضد سے باز نہ آیا حضرت آدم سے بغض اور زیادہ ہوا بنی آدم کے اغوی پر بدل آمادہ ہوا مگر جب آپکو دیکھا کہ یہہ پڑھے جن فن و فریب مین میرے بھی اوستاد ہین اوسے حیلون سے کام نہ چلیگا انکو انہین کے مذاق مین پھندا لگانا اور وہ وقین پخنیان گزاری و مکر اپنے راہ پر لانا چاہیئے چنانچہ حالت تشیع مین پہلے آپکے دل مین وسوسہ ڈالا کہ اس مذہب مین تعزیہ داری ایک نئی ایجاد ہے پس بوجہ بدعت یہہ مذہب پر از فساد ہے پس مذہب اہل بدعت سے مذہب اہل سنت خوب ہے سنی ہونا چاہیئے کہ یہی پسندیدہ و مرغوب ہے پس آپ مذہب اہل سنت مین آئے تو شیطان نے اس اوکھاڑ پچھاڑ سے اپنا مطلب حاصل پاکر خوشی خوشی اور خیالات جمائے کہ اصل مین احکام کتاب خدا و سنت رسول واجب التعمیل اور قابل قبول ہین یہہ ائمہ اربع مذہب اہل سنت کے بھی کیا خیا

کے بھیجے ہوے رسول ہین جو ہم انکے فتاوی کی تعمیل بمقابلہ کتاب و سنت انکی تقلید واجب جانین اور خدا اور رسول کا کہنا نہ مانین اسکے سوا جیسے اس زمانہ مین پیری مریدی اور پیر کی تعظیم و توقیر مین زیادتی و افراط اور رد و تش خلاف اختیاط ہے کہ حد شرع سے گذر کر مرتکب انواع بدعات ہوتے ہین اوسپر طرہ یہہ ہے کہ فرقہ شیعہ کیطرح اون بدعتون مین اقسام واجب و سنت و مباح مکروہ و حرام نکالتے ہین بدعتی ہوکر اہل سنت کہلاتے ہین یہہ مذہب ہی کچھ ٹھیک نہین بیشک مذہب اسلام وہ ہے جسمین بجز کتاب و سنت دوسرے حکم کو نہ مانین تقلید کو حرام جانین محدثات ما بعد انبیا صلعم عموما بدعت محرمہ سمجھکر حنفی شافعی مالکی حنبلی شیعی کچھہ نہ کہلائے غیر مقلد ہوکر اپنے تئین خدا سے ملادے بنے وہابی ہوجائے اور آمین بالجہر کے نعرون سے خانہ خدا ہلادے یہہ ہی تو شیطان نے ایسی پڑہائی کہ آپ جھٹ پٹ ہوکر جھٹ پٹ وہابی ہوگئے کچھہ بن نہ آئی واہ رے شیطان جب اوسنے دیکھا کہ اللہ و رسول کے خوف سے آپ ملت اسلام مین سیدہا اولٹ پہیر نہ کرینگے تو فریب کی راہ چلکر اور کئی صورتین بدلکر اوسی کام کو اور لباس مین آپ سے کروایا اور بنا بر اخفا و التباس رنگ برنگ کا لباس آپکو پہنایا تا اصل مطلب اوسکا فوت نہو ہر چند کئی لباس رنگین آپنے بدلے آخر تو نجواہی کہلائے اب خواہ وہابی ہو خواہ ہر بابی ہم خوب پہچان ہر بابی کو پہچانتے ہوئے ہین سے بہر رنگی کہ خواہی جامہ می پوش من انداز قدت را می شناسم قال الغرض جب مسلمانونکو اس بلا مین گرفتار دیکھا تو بندہ خیر خواہ اولاد حسن قنوجی نے کہ اللہ اوسکو حسن و حسین کے طریقہ اور محبت مین رکہے چاہا کہ اپنے ملنے والونکو اور جسکو خدا توفیق دیوے برائی ان رسمونکی سمجھا دیوے۔

اقول مسلمان خدا کی پناہ اس بلا مین گرفتار ہون آپکو شیطان کے فریبون نے اس بلا مین پہنسایا آپ سب مسلمانون کے لیئے مرتے ہین اپنا حیثیہ دیکہتے ہی نہین اورون کی پہتی پر نظر کرتے ہین اوپر یہہ نرالی اوپچ نکالی کہ حسنین علیہما السلام کے طریقہ و محبت کا جہوٹا دعوی کردیا کیون جناب کیا حضرات حسنین کا یہی طریقہ تہا کہ وہ ہر محدث پر ایک طرح ناک بہون چڑہاتے تہے اپنے جد امجد حضرت پیغمبر صلعم کے مزار منور کو معاذ اللہ صنم اکبر کہتے تہے اونکی زیارت کو مجاتے تہے پناہ بخدا ہرگز یہہ اونکا طریقہ نتہا اور نہ آپکو اونسے کچہہ بہی محبت ہے کیا محبت کا یہی نشان ہے کہ محبوب کی مصیبت پر خوشی کرے سامان غم محبوب کو مٹائے محبوب کے دشمن سے بیزاری در کنار اوسکا دوست اور طرفدار بنجاوے جب ایسی باتون کی برائیان آپ خود نہین سمجہتے اورونکو کیا سمجہائیگا ہان اسلام مین مباح رسمونکی برائی جیسے شیطان نے آپکو سمجہادی ہے آپ اورون کو بتائیے گا خدا آپکو سمجہادے اور سب مسلمانون کو اس بلا سے بچاوے ۔

قال مگر دیکہا تو انکا عجب حال ہے کہ بے خون نکالے انکے انکو مزاج کے فساد کا پورا دور ہونا ممکن ہی نہین ۔

اقول اسمین کچہہ شک نہین کہ آپ محبان معاویہ لعین اور خاندان رسول کے خون کے پیاسے ہین ہر حیلہ و بہانہ سے اونکا خون بہانا آپ پر فرض ہے پر فساد مزاج کی تہمت نہ کیجیئے اپنے فساد مزاج اور خون سوداوی کے اخراج کی جلد فصد لیجیئے

قال لیکن بعضے لوگ کہ دو چار مہینے کے نصیحتونسے انکا اچہا ہونا معلوم ہوا تو اون لوگونکو سمجہانا شروع کیا

اقول لیجیے یہہ بیچارے بہی آپکی طرح گئے گذرے یہہ وہی نصیحتین ہین جنکو معلم الملکوت نے آپکو سمجہایا ہے انہین نصیحتون کا ذکر قرآن مبین مین آیا ہے ناصح ثانی سنیئے کہ ناصح اول کی زبانی انی لکما لمن الناصحین فرمایا ہے ۔

قال پھر جب دیکھا کہ زبانی کہنے سے فائدہ عام نہیں ہوتا اور ہر شخص کو ہر بات یاد نہیں رہتی تو اسلیئے اس وقت مین کہ ۱۳۲۳ ہجری ہین یہہ رسالہ ہندی زبان مین لکھا تا کہ ہر کوئی اسکو اپنی بولی مین سمجھ کرنے بے تکلف بوجھ لے اور سوجھ بوجھ پکڑے۔

اقول واقعی آپنے مسلمانونکو بہکانیمین کوئی دقیقہ اوٹھا نہیں رکھا پہلے مدتون زبانی بہکایا کئیے پھر اپنے پیر بریلوی کی سنت پر چلے امام چوک ڈہا دیا اور تعزیہ پر ہاتھ چلایا ڈہنگ ڈالا پہلے تو مسلمانون نے سمجھایا اور ٹالا پھر خوب آپکی خدمت کی اور دل کا بخار نکالا جب آپنے زبانی تقریر لاحاصل کا کچھ مزا چکھا تب اسکو چھوڑ کر یہہ رسالہ لکھا مگر اسکو بھی لوگ پوچ دلچر سمجھے اور بجز چند جولاہون اور چھیپیون کے اور کوئی آپکے جال مین نہ پھنسا اب یہہ جال آپکے واسطے زیادہ جنجال ہوگا ہماری جواب سے اسکی غلطی کہلے گی آپکو رنج و ملال ہوگا کہ بہت دنون کے بعد ہمارے ہی بعض اقربا سے ہمسے انتقام لیا ۱۳۲۳ کا رد ۱۳۲۴ ہجری مین تحریر کیا ہے کیونکر نہ دل جلیگا بھلا ایسے داغ سے ۔ آخر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔

قال پھر دریافت کیا تو سب رسمون مین دو رسمون کا چھوڑنا لوگون پر بہت مشکل ہے اور شاق ایک منت پوجا اولیا وغیرہ کے دوسرے تعزیہ کا بنانا کیونکہ سب چھاتی پر گر پہاڑ بھی ہو وے تو ٹل سکے یہ مشکل ہے جو یہہ دونون جی سے نکل سکے۔

اقول تعزیہ کا بنانا کیونکر چھوڑین کہ تعزیہ معین گریہ و بکا ہے اور امام مظلوم کی مصیبت پر رونا رولانا خاص سنت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے پس جو مسلمان اپنے پیغمبر کے پیرو ہین وہ اس مصیبت مین ضرور روئین گے رولائین گے جو چیز موجب زیادتی عزا اور معین گریہ و بکا ہو اور قواعد شریعت کے خلاف نہو مثل تعزیہ وغیرہ بنائین گے آپکے جی مین جو بدعت محرمہ پیٹھی ہے وہ کسی طرح

نہ نکل سکے گی اور نہ یہہ بدعت آپکی ہر جگہہ چل سکے گی ناحق اسکا خیال ہر پیر شریدکو آپ ہی کی حسب حال ہی

قال اور منت و پوجا کی بیان مین رسالہ نصیحۃ المومنین لکھا پایا سو اسواسطے اس رسالہ مین فقط برائی تعزیہ کی صاف صاف بیان کی کیونکہ سمجہانا عوام کا منظور ہے۔

اقول رسالہ نصیحۃ المومنین تو آپنے لکھا پایا مگر اوسکا جواب فضیحۃ الشیاطین شاید آپکو نظر نہین آیا جواب الجواب سے ہی عاجز ہو کر مصلحتاً چہپایا خیر اب اپنا بہلا چاہتے ہو تو تعزیہ کی برائی سے باز آؤ ورنہ پچہتاؤ گے آگے چلکر اپنے پیر کی تقریر سے سوہنے کی کہاؤ گے لطف تو یہہ ہے کہ خود آپ ہی کے نزدیک برائی تعزیہ کی ثابت کرنا ایسی مہمل بات ہے کہ اوسکو خواص کے مقابلہ مین بیان نکر سکے عوام کے اغوا کرنے کا ارادہ کیا قدرت خدا سے اثنای کلام مین لفظ عوام کو زیادہ کیا لہذا ہمکو اپنے عوام کی حمایت اور جنس الاعوام کی ہدایت کرنا ضرور اور انکو سمجہانا منظور ہے۔

قال اور حکم ہے بات کرو ہر آدمی سے اوسکی عقل کے موافق۔

اقول یہہ حکم اوسکے نسبت ہے جسکو کچہہ بہی عقل ہو اور جسکو ذرا بہی عقل نہو جیسے آپ ہین اوس سے ہزار ہندی کی چندی کرو وہ نہ کچہہ سنتا ہی نہ سمجہتا ہے سہ پیش نادان خواندن تفسیر ہیچ ✿ مردہ دل را صور اسرافیل ہیچ۔

قال اور یہی سبب ہے کہ نبی پر کتاب اوسکے قوم زبان مین اوتری پس مناسب ہو کہ اسکو حقیر نہ سمجہین اور اوسکے مطلب کو سوچین بوجہین۔

اقول یہی سبب ہے کہ حضرت پیغمبر پر جو کتاب اونکی قوم کی زبان مین نازل ہوئی بعض ضدی جاہل اوسکو اساطیر الاولین کہتے تہے جیسے آپ اپنے کلام لا یعنی کو بمنزلہ وحی ربانی اور دوسرے کی نصیحت کو قصہ و کہانی سمجہتے ہین اب بہی جو ہم عرض کرتے ہین اوسکو حقیر نہ سمجہیے اور اسکا مطلب کو سوچیے بوجہیے

قال اور نام اس رسالہ کا ہدایت المومنین رکہا۔

اقول یہہ بہی اولٹی سمجہہ کا اوسکا نام سبحان اللہ جسمین جمہور اہل اسلام سے مخالفت بغاوت ہے اوسکا نام ہدایت ہے یہہ فقط سمجہہ کا پہیر ہے اور عقل کا

قصور سے برعکس نہند نام زنگی کافور۔

قال اور مطلب اسکے ایک مقدمہ اور تین فصلونمین بیان کیئے۔

اقول مقدمہ خبط فصلین بے ربط مطلب وہی تعزیہ کی برائی جو دلمین آئی سو آئی۔

قال اول مقدمہ مین بدعتونکے ظاہر ہونیکا سبب مذکور ہوچکا۔

اقول چونکہ آپ معنی بدعت اور اسکے اقسام نہ سمجھتے تھے ایک ہی ہانک بدعت محرمہ کی یاد رکہی تھی لہذا ہمنے اپنے رسالہ کے مقدمہ مین معنی بدعت اور اقسام بدعت تفصیل وتفریق بیان کر دیئے جس سے آپکا مقدمہ بالکل خراب بلکہ نقش برآب ہوگیا۔

قال اب پہلی فصل مین برائی تعزیہ کی دلیل عقلی وشرعی سے مذکور ہے دوسری فصل مین جاہلون کے سوال کا جواب ہے تیسری فصل مین آیہ وحدیث کی رو سے تعزیہ کی برائی کا بیان ہے۔

اقول یہہ فصول ثلثہ کے اعتراض مصداق ظلمات بعضہا فوق بعض ہین کوئی دعوی آپکا صادق نہین کوئی دلیل اس دعوی بے بنیاد کی مطابق نہین چنانچہ انشاء اللہ ہر فصل کے جواب سے ظاہر ہو جائیگا آپکا کذب وافترا آپکے آگے آئیگا

قال فصل پہلی اب اے مسلمانون خدا کے واسطے دل سے سنو کہ تم دین مین آپ مختار نہین ہو کہ جو تمہارے جی مین آوے سو کرو آخر خدا کے بندے ہو پیغمبر کی امت ہو بھلا ہم تم سے پوچھتے ہین کہ خدا نے یا پیغمبر نے کہان کہا ہے کہ حضرت امام شہید ہون تب اونکا ہر سال تعزیہ بناؤ اور اوسکا ثواب پاؤ۔

اقول اب اے مسلمانون خدا کیواسطے اس بگڑے مسلمان کی تم کچھہ نہ سنو یہہ دین مین خود مختار ہے جو اسکے جی مین آتا ہے سو کرتا ہے نہ اپنے تئین خدا کا بندہ سمجھتا ہے نہ پیغمبر کی امت نہ شعائر خدا کی تعظیم لازم جانتا ہے نہ پیغمبر کے

حکم کو مانتا ہے بس اسپر غور ش ہین کہ خدا اور رسول نے خاص تعزیہ بنانیکا کہان حکم
دیا ہے میان بڑی قابل بہلا ہم تمسے پوچھتے ہین کہ خدا نے کہان کہا ہے کہ تم
صبح کی دو رکعت ظہر و عصر و عشا کی چار چار رکعت مغرب کی تین رکعت
فرض پڑہا کرو پہر کیون پڑھتے ہو رسول صلعم نے کہان کہا ہے کہ حضرت امام
حسین جب شہید ہون تو تم میرے رونے اور رنج و غم کرنے کا خیال نکرو
بلکہ مثل روز عید خوشی کرو اچہے کپڑے پہنو خریم دشاد قبح یزید کی مبارکباد
کچھہ رنج و ملال نکرو پہر کیون یہہ بدعتین کرتے ہو پس معلوم ہوا کہ قابل تو نہین
جاہل ہو نہین جانتے کہ بہت سی باتین خدا اور رسول نے نہین کہین لیکن انکا کرنا
شرعًا درست ہے کہ شعائر خدا مین داخل اور اباحت شرعی انکو شامل ہے لہذا
ہم پہلے خدا اور رسول کے فرمانے سے تعزیہ بنانے کی حقیقت آپکو سمجہاتے ہین پہر
آپکے پیر کی ایک تقریر بے نظیر ایسی سناتے ہین کہ آپکے موہنہ مین پتہر دیدے
اور اگر صاحب غیرت ہین تو حیرت مین آکر گہو جائین بلکہ ضرور بکم عمی ہو کر انا
ہو جائین اب سنئیے خدا فرماتا ہے ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب
اس سے ظاہر ہے کہ جو چیز علامت عبادت الہی ہو اوسکی تعظیم و تکریم واجب
ہے سنگ و خشت حیوان و غیر حیوان قرطاس و بانس وغیرہ کا اسمین لحاظ نہین
کیا جاتا بلکہ اصل انتساب لیا جاتا ہے اسیواسطے دوسری جگہہ فرماتا ہے
ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ امام رازی اس آیۂ کریمہ کی تفسیر مین فرماتے ہین کہ
شعائر اللہ نام ہے نشانی طاعت خدا کا اور جو چیز کہ واسطے طاعت الہی کے بنائی
جائیگی وہ شعائر خدا سے ہے اس تقریر سے ہی تخصیص شے من دون شے
اور تعمیم مقصود ہے دیکہئیے تیسری جگہہ قرآن مین موجود ہے والبدن جعلناہا لکم من
شعائر اللہ اور چونکہ بموجب آیہ کریمہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

نہ دین رسول خدا ادڑاتے ہین۔

قال آخر کہو گے کہ خدا ورسول نے کہین نہین کہا۔

اقول اگر یہی کہتے تو بہی کچہہ مضائقہ نتہا کہ اوسکا جواز عموم شرع سے مستفاد ہوتا ہے بکمال مراد لیکن جب تعزیہ وغیرہ کا منتسبات اور شعائر امام سے ہونا اور شعائر امام کے مثل شعائر خدا التعظیم کرنا ہم خدا ورسول کے کلام سے بخوبی ثابت کر چکے تو کبہی نہ کہین گے کہ خدا ورسول نے کہین نہین کہا بلکہ آپکے پیر کا ارشاد اور اوسپر مستزاد رہا۔

قال پہر کیون جان بوجہکر جہک مارتے ہو۔

اقول یہہ تو آپ اپنی بیتی کہہ رہے ہین جب ہمنے انکو صحیح معنی بدعت محرمہ کے بتلا دیئے اور دیگر اقسام بدعت حسنہ حسب تصریح جمہور علماء اسلام سمجہا دیئے مزید برآن آخر مین آپکے پیر کی تقریر سے جملہ لوازم تعزیہ داری کا بنانا اور اونکی تعظیم وتکریم کرنا ثابت کر دیا پہر کیون کہسیانے ہو کر باتین بناتے اور جان بوجہکر جہک مارتے ہو۔

قال اور ہمسے پوچہتے ہو تعزیہ بنانا کس کتاب مین منع ہے۔

اقول جب کتاب وسنت وادلہ شرعیہ سے تعزیہ وغیرہ بنانے کی اباحت باتفاق اہل اسلام بلا کلام ثابت ہوئی اور تم اوسکا اپنی ضد اور ممانعت پر اکڑکر اور وہی اہریل کی لکڑی پکڑے جاتے ہو پہر تمسے کیون نہ پوچہین کہ تعزیہ بنانا کس کتاب مین منع ہے اچہا آپ کتاب خدا وسنت رسول کو جانے دیجیئے اپنے شیخ ہی کی کتاب لیجیئے کتاب خدا چاہے نہو مگر یہہ کتاب تو ضرور آپکے پاس ہوگی اسی مین دیکہیئے کہ تعزیہ علم تخت دلدل وغیرہ بنانے کی اباحت نکلتی ہے یا قباحت اگر ابہی تک یہہ عبارت نہین دیکہی ہے تو شاید دیکہہ کر

حواس سنبھال کر صراط مستقیم پر آجایئے اور اگر دیکھکر اور سنکر بھی ہٹ دہرمی ہے تو فضول زق زق بق بق نہ کیجیے سر نہ کہایئے۔

قال اولٹے چور کوتوالی ڈانڈے۔

اقول آپ تو نہ مسلمانون کا کہنا سنتے ہین نہ وہابیون کا ازین سو راندہ و ازان سو درماندہ دونون دین سے گئے پانڈے نہ ادہر حلوا نہ ادہر مانڈے

قال یہہ ویسی ہی بات ہے کہ کوئی شخص اپنے فلانے مین اونگلی کرے اور پوچھے کہ کس کتاب مین اونگلی کرنی منع لکھی ہے۔

اقول خدا جانتا ہے کہ ہمنے بازاری شہدون سے بھی یہہ پہکڑ اور بے تہذیبی کی گفتگو آجتک کبھی نہین سنی اب صاحبان تہذیب ہماری اور اسکلام کی قدر کرینگے جو ہمنے قبل اسکے کہا ہے کہ انکا جواب کچھہ پیر بخاری ہی والے خوب دیتے خصوصًا اس فحش بکنے پر تو خدا جانے کسقدر او نگلیون پر نچاتے اور چہچہاتے مگر خیر گذری کہ اونسے سابقہ نہین پڑا غنیمت ہے۔

قال تمتو تعزیہ کا بنانا ثواب جانتے ہو اور اوسکی بہتری کا دعوی کرتے ہو یہہ تمکو بتانا چاہیئے کہ کس کتاب مین تمکو تعزیہ کا حکم ہے قرآن مین یا حدیث مین فرض واجب سنت مستحب کسمین ہے۔

اقول بیشک ہم تعزیہ کا بنانا قرآن و حدیث و اجماع اہل اسلام بلکہ خود آپکے پیر کے کلام سے جائز و مباح ہے مگر آپ نہ سمجہین یا سمجہہ بوجہکر ہٹ دہرمی کرین تو یہہ آپکا قصور ہے سمجہانیوالا بے مجبور ہے۔

قال کہ جسپر ایسی چہاتی کوٹتے اور سر پیٹتے ہو۔

اقول اللہ اکبر یہہ بظاہر تعزیہ دارون پر اور بباطن خاندان نبوت کے بزرگوارون پر طعن ہو رہی ہے ذکر مصیبت و حزن اہل بیت مین بعض کلمات

ولخراش شل لاطمات الخد و دناشرات الشعود آنکھین ہین اونہین دیکھکر
یہہ رنگ لائے ہین کچھ سوجتا ہے یہہ کس بزرگوار کا غم ہے جس غم ہین خاص
مخدرات عصمت ہی کا یہہ حال نہین بلکہ سردار اہلبیت حضرت رسول خدا
صلعم کو اس سے بڑھکر بعد انتقال صدمہ و ملال ہوا کہ بنا بر خواب ابن عباس روز
شہادت امام مظلوم دو پہر کو آن حضرت صلعم کو بال بکہرے گرد آلود و شیشۂ خون
حسین ہاتھہ مین لیئے ہوئے اور حضرت ام سلمہ نے آپکو سر مطہر اور ریش مبارک پر
خاک ڈالے ہوئے اور حال پریشان کیئے ہوئے دیکھا پس اگر ہم بھی بتاسی حضرت
پیغمبر و اہلبیت پیغمبر اس غم مین روئین رولائین تعزیہ بنائین چہاتی کوٹین سر پیٹین
تو ہماری کمال ولا اور ارادت اور نہایت پیروی و سعادت ہے اگر امام حسین
علیہ السلام کی مصیبت پر غم کرنا آپپر شاق اور احیاء سنت یزید کا اشتیاق
ہے تو آپ بھی تقلید یزید پلید کیجئے امام مظلوم کیطرح اونکے عزاداروں کو [illegible]
کیجئے واللہ آپ ایسا ہی کرتے مگر خدا آپ ایسے لوگون کو ناغن نہین دیتا بلکہ
پہلے سے خبر لے لیتا ہے۔

قال ذرا غصہ کو تہام کر اور ضد کو چہوڑ کر تعزیہ کی مجرائی پوہنچی کیسی ہوا بگڑی
اقول حضرت سلامت مظلوم کے عزاداروں مین غصہ کہان ضد کیسی یہہ دونون
عادتین خاص آپ ہی کی ہین آپ ہی کو مبارک رہین ہمکو اگر غصہ ہوتا تو
حضرت امام اور جناب امیر المومنین کا نام جس بے ادبی سے قبل اسکے آپنے
لے لیا اور جس بیہودہ عنوان سے ان اسماء متبرکہ کا ذکر کیا تو ہم سن سکتے واللہ جسطرح
حضرات اہلبیت بازار شام اور اوس چپقلش اور ازدحام مین یزیدیون کی زبان سے
سر مقدس حسین مظلوم کی نسبت کلمۂ سخت هذا رأس خارجی خرج علی الامیر
سنتے تھے اور صبر و تحمل کرتے تھے ویسا ہی ہمنے بھی صبر و تحمل کیا جب حسین مظلوم کے

نام سے مانند یزید یون گے آپکو یہہ عداوت ہے تو تعزیہ کی برائیان نکالنا کتنی بڑی بات ہے بلکہ اسمین یہہ گہات ہے کہ چونکہ تعزیہ امام کے نام کا ہے اور اسکے ذریعہ سے خاص و عام حضرت امام کا نام لیتے ہین لہذا اسمین خیالی برائیان اپنے دل سے نکالکر موقوف کرانا چاہیئے کہ پہر کوئی امام کی مصیبتون کا ذکر نکرے امام کا نام نہ لے آپکے یزید پلید کو ایسے سخت ظلمون کا الزام ندے سو یہہ تجربہ ہے اسکی امید نہ کیجئے اوس حکومت چندروزہ پر یزید نے جو ظلم شدید کیئے وہ گذر گئے اوسکا سخت مواخذہ اپنے ساتہہ لے گیا مر گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود اور حضرت امام نے جو مصیبتون پر صبر کیا اپنے تئین مع فرزندان و انصار راہ خدا مین وقف کر دیا اوسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ آجتک مثل دیگر شعائر اسلام عزای امام علیہ السلام و نیاز جاری ہے اور ہمیشہ یہہ عزاداری اسیطرح جاری رہیگی ~~ آپکا وہ قدح نو ساقی ہے ✤ پر یہہ غم تا بحشر باقی ہے۔

قال اول برائی یہہ کہ تعزیہ بنانا شرع کے خلاف ہے۔

اقول پہلے ہی بسم اللہ غلط دعوی تو اس زور و شور کا کہ تعزیہ بنانا شرع کے خلاف ہے اور دلیل کچھہ بہی نہین مطلع صاف ہے اب صاحب بتلایئے تو کیون شرع کے خلاف ہے اگر محدثات مابعد النبی کے ہونے سے آپ اسکو بدعت محرمہ سمجھتے ہین تو یہہ آپکی سمجھہ کا قصور ہے کہ جملہ محدثات ہرگز بدعت ضلالہ نہین ہین ہمنے اپنے رسالہ کے مقدمہ مین اسکی تفریق کر دی ہے پہر بغور اوسکا ملاحظہ فرمانا ضروری ہے تصویر ذیروح بنانا البتہ شرع کے خلاف ہے وہ بہی اگر سر بریدہ ہو تو معاف ہے چنانچہ اسکی توضیح آگے آئیگی اور تعزیہ شریف اول تو تصویر ذیروح نہین دوسرے بسبب باعث گریہ و بکا رجحان شرعی اوسکے بنانے مین پایا جاتا ہے اور علمائی کرام ہر فرقہ کما ینبغی اوسکو واجب الاحترام اور منجملہ شعائر اسلام جانتے ہین پہر بمقابلہ علمای اسلام آپکی ضد اور ہٹ دہرمی ہرگز ہرگز پیش نجائیگی

قال یہہ کہیں نہین آیا ہے کہ غم اور مصیبت کیواسطے کوئی چیز بنانی چاہیے کسیکو نام کی ہو پیر ہوں یا پیغمبر امام ہوں یا شہید ۔

اقول ۔ آپنے تو کلّہ بکلّہ کام وقت کا ایسا حکم ماشاءاللہ جاری کر دیا بتقاضائے عصبیت جاہلیت سلسلہ اسلام اور رشتہ حیا و حمیت کو بالکل توڑا اور پیر شہید کیسے پیغمبر تک کو بہی نہچہوڑا ایسے از خود رفتہ ہو جائیے ذرا ہوش مین آئیے بسا امور ایسے ہین کہ غم اور مصیبت اور نیز اظہار شوکت و عظمت کیواسطے اونکا بنانا شرعًا جائز بلکہ بعض وجوہ و مصالح سے بمنزلہ واجب کے ہے کہ وہ منجملہ شعائر صاحب مصیبت اور مشعر بکمال تعظیم و تکریم صاحب مصیبت ہے مثلاً اگر قبر مطہر حضرت پیغمبر پر قبہ و روضہ وغیرہ نہ بنائے اور اوسکا تزک و احتشام اور تعظیم و احترام جیسے کہ ہوتی آئی ہے حامیان اسلام نفرماتے تو اس تیرہ سو برس کی مدت مین قبر شریف کا نشان بہی باقی نرہتا مسلمان زیارت سے محروم رہتے اور چند روز کے بعد یہہ کوئی بہی نکہتا کہ یہہ مقام مزار حضرت ہے بلکہ اس زمانہ کے کفار نبوت ہی سے انکار کر جاتے اور کہتے کہ وہ کیسے نبی تہے جنکے اور آثار اور اخبار ایکطرف اہل اسلام اونکی قبر تک کا بہی پتہ و نشان نہین بتاتے اور یہی انکا اصل مطلب ہے کہ اہل اسلام آپکے دہوکے مین آکر جو امور کہ موجب رونق اسلام ہین اونکو سہو بلکہ آثار رسالت بالکل محو کر دین استغفر اللہ یہہ کہان ہو سکتا ہے مسلمانون نے تو آثار نبوت آن حضرت ظاہر کرتے اور اسلام کی شان و شوکت بڑہانے کی غرض سے اصل مزار شریف کا کیا ذکر ہے بالتقلیین اور نقشے مزار سعید کو نہین اور قبور حضرات شیخین جنتے کہ آن حضرت صلعم کے نعلین کو بناتے اور ہر سال بناتے ہین اور خواص علما اوسمین تاثیرات عجیبہ اور غریبہ مشاہدہ فرماتے ہین اور ان سب چیزون کی تعظیم و توقیر کرتے ہین اگرچہ آپ ہین کہ انہین منتسبات واجب التعظیم کے بنانے کی جگہہ انکے مٹانے پر مرتے ہین اسیطرح ان اشیا کا انتساب آن حضرات کی طرف ہے اوسیطرح

تعزیہ وغیرہ کا انتساب امام حسین کیطرف ہے پس باعتبار انتساب جو بزرگی ان
چیزون مین ہے وہی بزرگی تعزیہ شریف مین ہی ہے بلکہ نعلین ایک چمڑیکی یا لیف
خرماکیے ٹکرے تہے جنمین پاے مبارک کی برکت اور فیض سے خدانے یہہ بزرگی عطا
فرمائی اور امام حسین تو حضرت پیغمبر کے دل وجگر کے ٹکرے تہے جنکے حق مین حسین منی
وانا من حسین فرمایا ہے پہر وہ کون مسلمان ہے جو امام کے منتسبات یعنی تعزیہ
ضریح وتابوت وعلم وغیرہ کی تعظیم وتوقیر نہ کریگا اور ہر سال یہہ چیزین نہ بنائیگا اور رسم

قال بدعت وبت پرستی شرع مین اسی کا نام ہے کہ جس چیز کی دین مین کچہہ اصل
نہو اوسکو اپنی طرف سے بنا چناکے تعظیم کرین اور ثواب شمار کرین۔

اقول بڑے افسوس کی بات ہے کہ اپنے موہنہ سے کہتے جاتے ہو کہ بدعت اوسکا
نام ہے کہ جس چیز کی دین مین کچہہ اصل نہو اور ہم مقدمہ جواب مین بخوبی سمجہا آئے
علاوہ اسکے متواتر بتلا آئے ہین کہ تعزیہ شریف کی دین مین اصل ہے یہہ شعائر و
منتسبات امام مین سے ہے اسکی تعظیم لازم ہے قطع نظر اسکے نہی شرعی مخصوص
بتصاویر ذوی الارواح ہے تعزیہ شریف تصویر ذیروح نہین غیر ذیروح کی
تصویر بنانا باتفاق علماے اسلام شرعاً مباح ہے پہر کیون تعزیہ کا بنانا بدعت
کہی جاتی ہو۔ بلکہ اور اوسپر طرہ یہہ ہے کہ معاذ اللہ بت پرستی بتلاتے ہو ہمکو تو
آپکے کلام سے تعجب تہا لیکن آپکے ہم مشرب خورم علی بلہوری کا کلام دیکہکر اور بہی
حیرت ہوگئی کہ تحفۃ الاخیار مین پہلے تو معنے بدعت کے بیان کرنے مین آپ ہی کی طرح
تصریح کی پہر اوس سے زیادہ آپنے غلط دماغ کی توضیح کی بدعت کے معنی یہہ کہے یعنے
جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچہہ اصل نہین نہ کہلی نہ چہپی سو وہ بیشک
گمراہی ہے اور اوسی کا نام بدعت ہے انتہی اب اس سے ظاہر ہوگیا کہ تعزیہ شریف
اور گنبد روضات مقدسہ وغیرہ بنانا انکی شرع مین کہلی اصل اور اکابر کے متعارف

گچ اور روشنی وغیرہ کرنا انکی چہپی اصل ہے پس انکو بدعت حسنہ سے بمعنا دوسنی مذکور
مستثنی کرنا چاہیے تہا برخلاف اسکے بعد بیان سعنی بدعت یہہ بڑہا لکہی ہر مثلاً
قبر پر گچ کرنا گنبد بنانا قبر پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی
منت ماننا جہنڈی نشان کہڑی کرنا سراسر دین کے خلاف ہیں انتہی بہلا اس ملا جی کا
کچہہ ٹہکانا ہے الہی توبہ یہہ زبان کیا ہے کسی ڈفالی کا ہو تار باندہا ہے آفرین بر ہنرش
اول اسے تو پہر تمہارے بچا ری غنیمت نکلے اب ہم پہر خالق باری سنا دیتے ہین انکو
اور رشتہ کے بچہا دولون کو سمجہاتے ہین کہ صاحبو جب تصویر غیر ذی روح کے
بنانے کی شرع مین اجازت تام ہے پہر کیون نہین آپ مانتے اور تعزیہ کا بنانا بدعت
محرمہ جانتے ہین بالفرض اگر بدعت محرمہ شریف نہوتا بلکہ نقل نعش مبارک امام
مظلوم ہوتا تو بہی حسب فتوای بعض علمای کرام اسکا بنانا کچہہ مضائقہ نہ تہا
چنانچہ صاحب مالابد منہ جو اکابر علمای اہل سنت اور قاضی شریعت ہین کتاب
مذکور مین فرماتے ہین و مکروہ است پوشیدن پارچہ کہ دران تصویر آدمی یا جانور
باشد یا اگر تصویر بالای سر یا در مقابلہ رو یا بدست راست یا چپ باشد اگر زیر قدم
یا پس پشت باشد مضائقہ ندارد و تصویر درخت و مانند آن مضائقہ ندارد و ہمچنین
تصویر سر بریدہ انتہی پس تعزیہ شریف اور ضریح مقدس کا بت کہنا ایسا ہی ہے جیسے
کوئی دشمن اسلام حجر الاسود کو معاذ اللہ بت کہے لہذا جسکو اپنا حفظ اسلام منظور
ہو وہ ایسی بیہودہ باتین کرنے سے چپ رہے اب رہے اور امور مذکور اگرچہ اکثر انمین
سے زمان سلف مین داخل بدعت تہے لیکن بعد اسکے بحسب اختلاف زمانہ و احتیاج
و مصالح و عادات مستحسنات بلکہ مستحبات مین داخل ہوگئے چنانچہ محدث دہلوی
کتاب سفر السعادات مین فرماتے ہین کہ احادیث صحیحہ در نہی از این امور یعنی
بناکردن بر قبر و یا چیزے بر آن نبشتن و چراغ بر گور افروختن وارد شدہ

واصل سنت در زمان نبوت وخلفای راشدین وصحابہ ہمین بود ولیکن بعد ازان این تکلفات در مقابر پیدا شدہ ومفاخرت ومباہات بران باضافت وآخر زمان بجہت اقتضاء نظر عوام بر ظاہر مصلحت در تعمیر وترویج مشاہد ومقابر مشائخ وعظماء ویدہ چیزہا افزودند تا ازانجا ہیبت وشوکت اہل اسلام وارباب صلاح پدید آید خصوصًا در دیار ہندوستان کہ اعدای دین از کفار وہنود بسیار اند وترویج واعلاے این مقامات باعث رعب وانقیاد ایشان است وبسا اعمال وافعال واوضاع کہ در زمان سنت از مکروہات بود در آخر زمان از مستحبات ومستحسنات گشتہ انتہی ما افادہ پس ہرگاہ حسب افادہ حضرت محدث بسا اعمال وافعال مکروہ بنظر مصالح مذکورہ آخر زمان مین منجملہ مستحبات ومستحسنات ہوگئے اسیطرح تعزیہ کو بھی سمجھنا چاہیئے ہرچند اصل سنت سے اوسکے بنانے کی اباحت ہے نہ کراہت لیکن آپ مثل انہین اعمال مکروہہ کے اگر آخر زمانہ مین موجب ہیبت وشوکت اسلام سمجھکر اوسکو مستحبات ہی مین شمار کیجیے بدعت محرمہ تو نہ کہیے بلکہ اور حد سے نہ گذر جائیے بناء نجاست پرستی تو نہ ٹھہرائیے۔

قال دوسری برائی یہہ کہ تعزیہ بنانا عقل صحیح مین بھی عیب رکھتا ہے۔

اقول کیا خوب یک نہ شد دو شد یہہ تو عین فساد عقل کی دلیل ہے کہ آدمی اپنی عقل کو دنیا بھر کی عقل سے صحیح سمجھے اور ایسی چیز ہی جو عقل نے عمر سے تعزیہ بنانیکو رجمًا بالغیب عیب جانے اور بعد اسکے عیب بھی اپنی سمجہ ہی سے ایسا بیان کرے کہ جسپر مونہہ کی کہائی اور ہر شخص کو اوسکو فساد عقل بلکہ مجنون ہونے کا یقین ہو جائی۔

قال کہ ایک چیز کی نقل بنانا اور اوسکو ساتھہ وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتھ چاہیے محض حماقت ہے

اقول حضرت یہہ وہی قول بیہودہ ہے جسکے بدولت آپ سونہہ کی کہائیگا
اور پہر نغمہ پاکر بہت پچتائیے گا اب سنیئے کہ ہر چیز کی نقل بنانا اور اوسکی ساتہہ
وہی باتین کرنی جو اصل کے چاہیئے عموماً حماقت نہین ہے بلکہ کسی جاندار دنیا کی
نقل بنانا اور اوسکے ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتہہ چاہئے البتہ حماقت
ہے جسمین افسوس کہ آگے چلکر آپ ہی مبتلا ہوگئے اب ہم نہین کہہ سکتے کہ کیا
تہی اور کیا ہوگئی باقی بعضی چیزین ایسی ہین کہ جنکی نقل بنانا اور اونکو ساتہہ
وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتہہ چاہئے عقلاً بہت چست اور خدا و رسول
کے حکم سے صحیح و درست ہین دیکہو حق تعالے پارہ ۲۳ مین حضرت ایوب سے خطاب
کرکے حکایتاً فرماتا ہے وخذ بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث یعنے لے تو
اپنے ہاتہہ مین ایک دستہ گہانس خشک کی ہوئی یا باریک تیلیون کا (موافق
عدد سو لکڑیون کے) پس مار تو اپنی زوجہ کو اوس دستہ سے (ایکبار) اور مت
جہوٹی کر قسم اپنی انتہی اسکا قصہ ابن عباس رضہ سے منقول ہے جسکا خلاصہ یہہ
ہے کہ حضرت ایوب نے قسم کہانیکا سبب یہہ تہا کہ اونکی زوجہ اولیا بنت یعقوب
ایکبار شیطان رجیم نے بشکل و وضع حکیم اپنے تیئن دیکہایا اونہون نے ایوب ع
کے واسطے دوا مانگی شیطان نے کہا مین اس شرط سے دوا دونگا کہ جب وہ اچہی ہو
جائین تو کہین کہ مین نے اونکو شفا دی نہ میرے غیر نے زوجہ ایوب نے اس باتکو
قبول کرکے ایوب سے کہا حضرت ایوب غضبناک ہوکر اور قسم کہائی کہ سو لکڑیان
اپنی زوجہ کو مارین انتہی پس چونکہ وہ بصورت طبیب کے دہوکے سے شیطانکو
نہین پہچانا تہا بہ توجہ خداے تعالے نے حضرت ایوب کو یہہ ترکیب بتلائی
کہ تم بجاے سو لکڑیون کے سو تنکے کا دستہ بناکر ایکمرتبہ مارو تمہاری قسم سچی ہوجائیگی
اب دیکہیئے سو لکڑیون کی نقل سو تنکے کا دستہ بنایا گیا اور اوسکی وہی بات کیگی

جو اصل کے ساتہہ چاہیئے تہی یعنے جسطرح سو لکڑیون کے مارنے سے ایوب کی قسم
سچی ہو جاتی ویسی ہی اس دستہ گیاہ کے ایکبارگی بدن پر لگا دینے سے اونکی قسم سچی
ہو گئی اور وہ حانث نہو ئے اسی طرح حدیث مین آیا ہے آنحضرت صلعم
نے نقل حجرہ والدین بلکہ قبر کے خط اور نشان کی تقبیل و تعظیم کا حکم فرمایا ہے
چنانچہ یہہ روایت پر مشہور اور کتاب فقہہ احمدی مین اسطرح مذکور
ہے مسئلہ مان باپ کے قدم چومنا مباح ہے حدیث مین آیا ہے کہ ایک
شخص نے جناب رسالتمآب صلعم کے پاس آکے عرض کی یا رسول اللہ مین نے
قسم کہای تہی کہ آستانہ جنت اور حور العین کے رخسارون پر بوسہ دونگا
آپنے فرمایا کہ باپ کے پانون اور مان کی پیشانی پر بوسہ دی اوسنے پوچہا کہ اگر ما
باپ نہون حضرت نے فرمایا اونکی قبر چوم اوسنے کہا کہ اگر اونکی قبر نہ معلوم ہو
ارشاد فرمایا کہ دو خط کہینچکر ایک کو باپ کی قبر اور دوسرے کو مان کی قبر قرار
دیکر بوسہ دے تاکہ حانث نہو کذا فی جامع المتفرقات انتہی اللہ اکبر آستانہ
جنت اور حور العین کے رخسارون کا حکم باپ کے پانون اور مان کی پیشانی پر
آیا پہر اونکی قبرون تک پہر قبرون سے اون قبرون کے خطوط و نشانات تک
پہونچ گیا باوجود اس نقل در نقل کے ان چیزون کے ساتہہ وہی بات
کی گئی جو اصل کے ساتہہ چاہئے تہی یعنے جسطرح آستانہ جنت اور حور العین کے
رخسارون پر بوسہ دینے سے اوسکی قسم سچی ہوتی ویسے ہی باپ کے پانون
اور مان کی پیشانی پر بوسہ دینے سے پہر ویسے ہی اونکے قبرون پر بوسہ دینے
سے پہر ویسے ہی اونکی قبرون کے خطوط پر بوسہ دینے سے بموجب ہدایت
وارشاد آنحضرت صلعم اوسکی قسم سچی ہوی اب آپکی آنکہین کہلین
اور سمجہہ مین آیا کہ بعض چیزون کی نقل بنانا اور اونکے ساتہہ وہی باتین کرنی جو

اصل کے ساتھہ چاہیے حسب ارشاد خدا و رسول یعنی حکم شریعت اور مستحسنات اور
منہیات سبکو ایک ہی لکڑی سے ہانک دینا جیسے آپ ہر امر نیک و بد پر اپنی ضد اور
ہٹ کا ایک بڑا بھاری لٹھہ گھماتے ہین محض عقل کی تباہی اور حماقت ہے پس ذرا
زیادہ دبکبا کیجیے اس حماقت کی خبر لیجیے ہوش مین آئیے عقل درست کیجیے سمجھ
جائیے کہ جسطرح عظمت و جلالت مین آستانہ جنت اور حور العین کی جگہہ
والدین اور والدین کی جگہہ اونکی قبرین اور قبرونکی جگہہ اونکی خطیط قائم مقام
ہین اسیطرح تعزیہ شریف کو بھی خیال کرنا چاہیے کہ یہہ نقل روضہ امام مثل
روضہ امام و دیگر شعائر اسلام واجب التعظیم ولائق احترام ہے اور اسکے ساتھہ
بھی وہی باتین کرنی چاہئین جو اصل روضہ کے ساتھہ کیجاتی ہین۔

قال مثلاً گھوڑے کی تصویر بنا دی اور اوسکے آگے دانہ گھاس ڈالے اور کھریرہ
کرے تو لوگ اوسکو سڑی بتلاوین گے۔

اقول ایسی تصور باطل اور خیال فاسد سے تو آپنے دہوکا کھایا جاندار کا قیاس
غیر جاندار پر جمایا غضب ہے کہ ذی روح کی نقل اول تو بنانا ہی منع ہے دوسرے
اگر بنا دی بھی تو ذی روح روح اوسمین نہین کر سکتا کہ نقل مطابق اصل کے ہو
اور جو باتین اصل کے ساتھہ کیجاتی ہین وہی اسکے ساتھہ بھی کیجاوین پس
بیکار آپنے اسپ سماجت کو میدان وقاحت مین جولان کیا یہان نقل بازی
سے بدین غرض اطفال کی بازی کو یاد دلایا ہے تاکہ مشہور ہو کہ ہزارون بنیا
یہہ بھی ہین یا پنجرین سوار دنمین۔ پس جو غازی مرد ایسے بات بنائی ہین گے
بے ڈہنگی مثال لاوین گے بے شبہہ عاقل لوگ اونکو اگر گھوڑے کی ضد نہین تو
سڑی بتلاوین گے۔

قال اسیطرح وہ لوگ بھی سڑی ہین کہ حضرت امام کی قبر کی نقل بناکر فاتحہ و درود اوسپر پڑہتے ہین

اقول ہم سڑی کے کہنے کا برا نہین مانتے مگر اتنا جانتے ہین کہ خیالی گہوڑی نے آپکو سیدہی راہ سے ہٹکا اولٹی راہ پر لگا دیا کہ چکر کہانے لگے اور ہر چیز کی نقل کو گہوڑی کی نقل پر تیاسنے لگے ہم اوپر بتا آئے ہین کہ بعضی چیزونکی نقل کے ساتہہ معاملہ اصل کرنا بموجب حکم خدا و رسول خدا ہے توبہ کیجیے کہ اسکو حماقت کہنا نقل بنانیوالونکو سڑی بنانا خدا ورسول کے حکم پر سخریہ و استہزا ہی کیا نقل قبر امام حسین نقل قبر والدین کے بہی برابر نہین کہ اونپر بوسہ دینا جائز اور تعزیہ پر فاتحہ و درود پڑہنا نا جائز ہو آپکا حال تو خدا جانے مگر مسلمانون کے اعتقاد مین تو حضرت امام حسین بہ نسبت والدین بمراتب افضل ہین ہرگاہ نقل قبر والدین بنانا اور تقبیل و تعظیم اونکی حسب ارشاد سید کونین کرنا جائز اور ماذون فیہ ہے تو نقل مزار فائض الانوار جگر گوشہ رسول مختار اور فاتحہ اور درود اور زیارت اور تقبیل اور تعظیم اور تبجیل اوسکی بطریق اولی جائز اور صحیح ہے اور جملہ اہل اسلام کیا خواص وکیا عوام اور علمای کرام اسکی تعظیم و تکریم کرتے اور فاتحہ و درود اسپر پڑہتے آئے ہین چنانچہ منجملہ علمای کرام صاحب ازالۃ الاوہام کتاب مذکور مین فرماتے ہین **اینجانب از ثقات شنیدہ** کہ حضرت مولانا نظام الدین محمد قدس سرہ و بچشم خود دیدہ کہ حضرت مولانا عبد العلی محمد قدس سرہ و مولوی مجید الدین محمد عرف مولوی مدن مرحوم و مولوی انوار الحق و مولوی نور الحق قدس سرہما و دیگر علمای فرنگی محل و کلکتہ و مندراج وغیرہ از بلاد ہرگاہ تعزیہ شریف امام مظلوم علیہ السلام میدیدند ایستادہ می شدند و ہر دو دست بطرف تعزیہ شریف دراز کردہ از بسیار خضوع و خشوع و عجز و انکسار فاتحہ می خواندند و حنفیہ الا تقیا می فرمودند کہ تعظیم و فاتحہ امام مظلوم است زیرا کہ تعزیہ شریف موسوم بنام نامی امام مظلوم است انتہی سبحان اللہ علمای اسلام رتبہ شناس اہل بیت کرام علی جدہم

وعلیہم السلام یہہ ہین کہ ہرگاہ تعزیہ شریف کو موسوم بنام نامی امام مظلوم جانا کسی ادب سے
بہتر سمجھے کہ بدون اضافہ لفظ تعظیم تنہا نام تعزیہ مقلد زبان پر نہ لاوے جب دیکھ لیا باادب استادہ
ہوکر زیارت کی فاتحہ درود ادا کیا اب اہل انصاف غور کرین کہ شریر کون ہے اور کون اپنی
حماقت مین مبتلا ہے ہر ضد اور جہالت بدبلا ہے **قال** تیسری برائی یہہ ہے کہ غرض
تعزیہ سے تمکو یہہ ہے گو کہ شرع اور عقل کے مخالف ہو کہ اوسکو دیکھنے سے غم والم پیدا ہو سو وہ بہی تو حاصل نہین
اقول تیسری حماقت یہہ کہ اوپر تو تعزیہ سے غم والم پیدا ہونے کا اس
صراحت سے اقرار کیا کہ اوسپر ایسی چہاتی کوٹنے اور سر پیٹنے کا الزام دیا تہا اب
اگر ایسے بہولے کہ بیان کی اولٹی بات بولے کہ غم والم اسمین حاصل نہین اور مجہے
کمر سمجہایا کہ تعزیہ بنانا شرع وعقل کے مخالف نہین بلکہ موافق ہے اسکو بدعت
بتانے مگر آپکو اپنی کہی تو یاد ہے نہین رہتی ہماری کہی کب یاد ہوگی لہذا آپ سے تنبیہا
عرض ہے کہ اب ہمارا کہنا سچ مانئے سہو تمکو کی خطا ہے نہ قصور ہے جب حافظہ ہی
نہو تو انسان مجبور ہے۔

قال ہم تمسے پوچہتے ہین کہ غم والم کن چیزون کے دیکہنے اور ہونے سے آتا ہے
آیا فاقہ اور روکہی روٹی اور پرانے پہٹے کپڑے اور تنہائی اور اندہیری اور معشوقکی
جدائی اور شکستہ جہونپڑیمین درد وغم پیدا ہوتا ہے یا اوسکی ضد مین۔

اقول اب معلوم ہوا کہ آپکے نزدیک غم والم اسیکا نام ہے جو سامان ظاہری
اور مرادات دنیوی کے نہ ملنے سے دنیا طلبون کو ہوتا ہے شاید آپکو اسی غم والم
کی عادت ہے اسکو چہوڑیئے اور دینداروں کا غم والم دیکہئے جو مایۂ فخر وسعادت
ہے پس ہم آپسے کہتے ہین کہ غم ایک امر نفسانی اور کیفیت وجدانی اور علامت
ایمانی ہے دنیاوی امور پر غم کرنا مذموم ومردود ہے اور دینی جتنے غم ہین وہ سب
ماجور ومحمود ہین ایسے غمون مین خصوصا غم امام علیہ السلام مین کچہہ دنیا کے رنج و

راحت وعزت وامارت فقر وفاقہ مرض وافاقہ کہین گے وغیرہ سووگی بجاے البسہ
فاخرہ ودیگر نفیس وخاص غربا واہل دول جہو پہرے وبخل کو دخل نہین ہے اس
قسم کا غم اون مومنون کے دلون سے متعلق ہے جو مصداق انما المومنون الذین اذا
ذکر اللہ وجلت قلوبہم ہین اور اس غم کو مثل غم فقدان مرادات دنیویہ سہی سمجھنا
اور اوسپر مسخریہ واستہزا کرنا اون لوگون کا کام ہے جنکے قلوب سخت مصداق
ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ ہین سو ہمارے
اور اونکے دل کی صورت ایک ہے لیکن جو فرق ظاہری کا پوچہو تو یہہ شیشہ ہے
وہ پتہر ہے۔

قال اب سوچو کہ فاقہ کی عوض تعزیہ کے دنون مین شیربال حلوا ہر جا موجود ہے
اقول یہہ حضرت امام علیہ السلام کی نذر ونیاز کی برکت اور فیض ہے کہ جو غربا و
مساکین بیچارے فقر وفاقہ کے مارے سال بہر طعام لذیذ نہین پاتے وہ تعزیہ
کے دنون مین امام کے بدولت شیربال وحلوا کہاتے ہین اور آپ اس اطعام
مومنین ومساکین اور فیض عام امام سے دل ہی دل مین کڑہتے اور بلبلاتے
ہین بلکہ پانی مونہہ مین بہر لاتے ہین پہر جناب بجبوری از حلوا خوردن باز دی باید
قال اور دنون مین چاہے فاقہ ہو مگر اس مہینہ کا اناج پانی ہر کوئی جمع کر کر رکہتا ہے
اقول یہہ رسم تو عام نہین ہے کہ ہر کوئی ایسا کرتا ہو اور جو مومنین ایسا کرتے
ہین وہ شاید اس غرض سے کرتے ہونگے کہ وس دن تو علائق دنیا سے مطمئن ہوکر
اپنے امام کا غم کرین اور ہر چند یہہ اناج وپانی کی ترکیب بنا بر اصطلاح عام
آپنے فرمائی لیکن اس سے سبیل نذر امام تشنہ کام کی ہی سبیل نکل آئی۔
قال اور پرانے پہٹے کپڑون کی جگہہ خاصی خاصی قبائین اور گوٹے پٹے ان
دنون مین پہنکر نکلتے ہین۔

اقول مسلمانون کا تو یہہ طریقہ ہمنے ان بلاد مین کہین نہین دیکھا ہان یزیدیلید کے ہواخواہون اوسکی فتح کی خوشی سنانے والون آپکی تعلیم پانیوالون کا اگر یہہ معمول و دستور رہو تو کچھہ بعید نہین پھر ہمسے تفرایئے اونہین کو سمجھایئے۔

قال اور تنہائی کی عوض ہزار یار آشنا بہائی بند ہم نوالہ ہم پیالہ۔

اقول پہر آپ مسلمانون کی جماعت سے کیون الگ ہو گئے تنہائی کیون پسند آئی من فارق الجماعۃ کی لعنت کیون اوٹہائی مسلمانونکی جماعت مین آیئے محفل میلاد سید کونین و مجلس عزای امام حسین مین شرکت فرمایئے مثل دیگر مسلمانان پاکباز تبرک نذر و نیاز کہایئے جہان بقول آپکے ہزار یار آشنا بہائی بند جمع ہوتے ہین ہم نوالہ وہم پیالہ کما قال صلعم لا یجتمع امتی علی الضلالۃ

قال اور شکستہ مکان کا تو کیا نشان جہان عمدہ امام باڑے فرش فروش تیار

اقول یہہ وہی سامان ہے جس سے کفار کے دلون مین ابہت و شوکت اسلام و رعب اہل اسلام زیادہ اور ہر کافر اسی رعب و داب سے نذر و نیاز چڑہاتے اور انقیاد و آداب عزاخانہ بجالانے پر آمادہ ہوتا ہے۔

قال اور سینکڑون تعزیہ جہملاتے پنا اور گرگیے موجود۔

اقول اللّٰھم زد پہر اسمین آپکی آنکہون مین کیون چکاچوند اور خیرگی اور طبیعت مائل بہ تیرگی ہوتی ہے ہان سچ ہے یکاد البرق یختطف ابصارھم

قال اور اندہیرا کا کیا ذکور جہان ہزارون فانوس و چراغ سے آگ لگ رہی ہے

اقول اسکا آپکو ناحق حسد اور داغ ہے یہہ قدرتی چراغ ہے یہہ نور نبوت کی شعاعین اور اسرار شہادت کے جلوے ہین انکا بجہانا مشکل اور بجہانیکا ارادہ سعی لاطائل ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ الایۃ الحق

سع چراغے را کہ ایزد بر فروزد * ہر آنکو پف زند ریشش بسوزد۔

قال اور معشوق کی جدائی کا کیا ذکر ہے۔
اقول ہان محبوب الہی کے محبوب کی جدائی کے ذکر مین یہہ واہیات ذکر کرنا تو مناسب نہین ہے۔
قال جہان ہزارون بہوین بیٹیان ایک سے ایک خوبصورت امیر فقیر سبکی جو دیکھے جہاتی کوٹے اور برس دن تک روتا رہے زیارت کے واسطے موجود۔
اقول نعوذ باللہ من ہذا الافترا زنان صاحب عصمت و عفت کا مجمع رجال مین شریک ہونا نہ کبھی دستور تہا اور نہ اب ہے اور زنان اراذل کو جہ گرد کا جو دن دہاڑے پہرتی پہراتی رہتی ہین اونکا کیا اعتبار ہے بہلی بیبیان اس تہمت سے بری ہین اور پہر یہہ غیظ و غضب اور شور و شغب بیکار ہے یہہ شرفا و نجبا و امرا و غربا کی بہو بیٹیون پر تہمت کرنیکا نتیجہ ہے کہ بعضی بہوین خود مختار بلا حجاب و نقاب رات کیسی دن دہاڑے محو سیر و شکار ہین اور موجود دربار فاعتبروا یا اولی الابصار۔
قال اور علاوہ اسکے نقارون اور تاشون سے اور بہی رونق حاصل ہے۔
اقول ایسی رونق عوام کو مرغوب اور خواص کے نزدیک معیوب ہے لیکن آپ چونکہ نقارون اور تاشون سے رونق سمجہتے ہین اور عزاداری کی رونق سے گہبراتے ہین لہذا عوام آپکی ضد سے رونق بڑہانے کو نقارے اور تاشے بجاتے ہین جب آپ اپنی ضد کو چہوڑین گے تو شاید وہ بہی چہوڑ دین۔
قال اب خدا کیواسطے انصاف سے کہو کہ یہہ سب اسباب غم کا ہے یا خوشی کا
اقول انما الاعمال بالنیات ہم انصاف سے کہتے ہین کہ غم اور خوشی اسباب پر نہین بلکہ نیت پر موقوف ہے عزای امام مظلوم مین چونکہ نیت ہماری خاص رونے اور رولانے اور غم کرنے کی ہوتی ہے بدین وجہ یہہ سب سامان

باعث ہماری غم والم کی زیادتی کا ہوتا ہے ہر مومن اس سامان سے بے اختیار ہو ہوکر
روتا ہے بلکہ اس سامان کا اتنا بڑا اثر ہے کہ ہندؤن کو روتے دیکھا ہے مگر آپکو کیا خبر
ہے آپکے دل مین جو فتح یزید کی خوشی جمی ہوئی ہے تو جوش مسرت سے دل لہراتا ہے
سامانون کے پہونچنے کو ماہرا سو جہتا ہے یہہ سب سامان غم اسباب خوشی کا نظر آتا
ہے کیون نہو سہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔

قال چوتھی برائی یہہ کہ ایک عالم کو اس تعزیہ کے سبب سے کھیل اور تماشا ہوا چنانچہ سب
ظاہر ہے آنکھہ کھول کر دیکھو اور سمجھو تو صاف یقین ہوئے ہرگز شبہہ نرہے۔

اقول تعزیہ شریف کو دیکھکر تو بے اختیار رقت آتی ہے امام کے تصور تمام سے
دل غمزدہ کی وہ کیفیت ہوتی ہے کہ کہی نہین جاتی ہے آپنے اپنے تعصب سے یہہ نیا فقرہ
تراشا ہے کہ تعزیہ کے سبب سے کھیل اور تماشہ ہے ہمکو سخت تعجب تھا کہ یہہ بیجا کلمہ
کیا آپنے فرمایا آخر بڑے غور و تامل کے بعد آپکا مطلب سمجھہ مین آیا آہ آہ وا نا للہ یہہ وہی
تماشہ ہے جو شام کے ازدحام مین اہلبیت امام و مخدرات کرام کی نسبت ہوا کہ جب
شامیان شوم اور آپکے پیشوایان معلوم نے بعد شہادت امام مظلوم عترت بشیر و نذیر اور
صاحبان تطہیر کو اسیر و دستگیر کیا اور دشت مصیبت و بلا یعنی مقام کربلا سے شام بانجام کار پہنچا
دیا تمام اہل شہر جیسے خبر سنی شکر نزدیک و دور سے خندان و مسرور جمع ہوئی شہر مین آئینہ بندی
ہونے لگی بازارین مصفا و دکانین آراستہ ہوین خلق کی وہ کثرت ہوئی تھی کہ لوگ
اوپر نیچے گرتے تھے باہم معانقہ و مصافحہ کرتے مبارکباد دیتے پہرتے تھے آہ آہ جب قوت
اہل بیت رسالت پناہ کربلا کے مصائب جانکاہ اور صعوبت و مصیبت کی راہ
کے علاوہ بے مقنع و چادر شتران بے کجاوہ پر سوار گرد و پیش ہزارون
نابکار باین حال زار داخل شہر ہوئی تو ہجوم عظیم بلکہ جشن بڑا و پیر اسیران دلگیر و ثابت
قدمان پابزنجیر کے تماشے کو آئے مخدرات عصمت و طہارت کو دیکھکر از راہ

شرارت یہہ کلمات حقارت زبان پر لائے کہ ہیہہ باندان غم والم مانند بندیان
ترک و دیلم کہانکے اسیر ہین جو مبتلا ہی مصیبت و بلا و مکارہ لاتعد ولاتحصی ہین
ہائے افسوس ہماری جان اون اصوات نحیف و صداہای ضعیف پر قربان ہین
آوازون سے اون پردگیان عصمت و کرامت نے بصد حسرت و ندامت فرمایا
کہ ہم اسارای آل محمد ہین پس جب مدعیان اسلام یعنی اونکے پیشوایان بدانجام نے حاکم
شام کی خوشی کے واسطے اپنے پیغمبر سے کچھہ حیا کی اور اونکی عترت اطہار کا ایسے حال
زار مین بکمال مسرت و استبشار تماشا کیا پہر یہہ کتنی بڑی بات ہے جو آپنے تعزیہ کو
کہیل و تماشا قرار دیا ذرا کان کہولکر سنو اور سمجھو تو صاف یقین ہوگا ہرگز شبہہ
نرہے گا کہ جب بروز محشر انہین یزیدیونکو ساتھہ بحضور حضرت پیغمبر جاوگے تو اون
ظالمون کیطرح تم بہی کیا عذر کروگے اور اون حضرت کو کیا سوہہ دکہاوگے اور
انشاءاللہ اس کلمہ ناصواب کا پورا جواب اوسی روز پاوگے۔

قال اور اگر بالفرض دو چار اشخاص کو اس تکلف سے رونا آیا تو اوسکا اعتبار نہین
کہ اکثر کو حکم کل کا ہے۔

اقول جنکے دلونمین محبت امام کی ہے اونسے کب رہا جاتا ہے تکلف بے تکلف
سب طرح رونا آتا ہے ہان جیسے سخت دل کہ قرآپ ایسے ہی ہوتے ہین جو کسیطرح
نہین روتے ہین پس اولٹی سمجھہ والے سیدہی باتکو یون کہیںگے کہ اگر بالفرض دو چار
اولٹو نکو اس تکلف سے بہی رونا نہ آیا تو اوسکا اعتبار نہین کہ اکثر کو حکم کل کا ہی مگر
یہہ نتیجہ آپکی اولٹی سمجھہ اور بیجا شور و غل کا ہے۔

پانچوین برائی یہہ کہ سوائے نقصان دین کے دنیا مین ناحق مال ضائع ہوا اور
اوسکے سبب نیر ہاری ہوئی پڑی۔

اقول تعظیم و ترویج شعائر عترت آل مین دین کمال ہے نقصان فقط آپکی عقل کا ہے

وہ دیندار کیسے تھے جنھون نے امام کی حمایت اور اہل بیت کرام کی رعایت مین اپنی جانین دیدین ہمارا مال کیا مال ہے ہمکو آل کا غم اور آپکو مال کا غم ہے اب دیکھین کسکے لیئے جنت اور کسکے لیئے جہنم ہے۔

قال غرض اونکی وہ مثل ہوی نہ دین کے نہ دنیا کے ازین سو ماندہ وازان سو راندہ

اقول یہہ مثل تو آپ اپنی جنبی کہتے ہین وہابی بنکر مسلمانونکی عقائد کو خراب کیا دین مین رخنے ڈالے اسلام کو نقش بر آب کیا غرض جو دین کے رہزن دنیا مین مسلمانون کے دشمن اولاد حسن کہلاکر یزید کے پسر خواندہ ہین اونکی وہ مثل ہے نہ دین کے نہ دنیا کے ازین سو ماندہ وازان سو راندہ ہین۔

قال اور جو جاہل کہتے ہین یہہ امام کی تربتین ہین یہہ محض وہم اور غلط ہے حضرت امام کی ایک قبر ہے۔

اقول اور جو میان محمد فاضل ترہتون سے قبرین سمجھتے ہین یہہ محض وہم اور غلط ہے ہر عاقل وجاہل تعزیہ اور ترہتون کو نقل قبر امام سمجھتا ہے نہ اصل قبر جسمین جسم کا ہونا بالذات اور دیگر وہمیات جو بعد اسکے آپنے متفرع کیے ہین لازم آئے بیشک فہم و فراست مین آپ ہنبقہ کے پیر اور اس اولٹی سمجھہ مین آپ خود ہی اپنے نظیر ہین بھلا یہہ کون کہتا ہے کہ حضرت امام کی متعدد قبرین ہین جو آپ فرماتے ہین کہ حضرت امام کی ایک قبر ہے پھر اسپر بہی نہین صبر ہے اور زیادہ باتین بناتے ہین گے گذری عقل پیر اور آفت لاتے ہین۔

قال کسی کتاب مین ایک شخص کی دو قبرین بنانا نہین آیا ہے بھلا یہہ ہزار دو ہزار قبرین ایک شخص کی کہان درست ہولین۔

اقول بے شک ایسی باتون پر شکے ہنستے ہنبقہ روتا اگر آپکے ساتھہ ان باتونکا اجماع ہوتا صاحب نقل قبر کو اصل ٹھہرانا اور اوسپر یہہ باتین بنانا آپ ہی کا کام ہے